بسم اللہ الرحمن الرحیم
ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

# پندرہ روزہ ترجمان دہلی

مسلک اہلحدیث کا داعی اور مرکزی جمعیۃ اہلحدیث (ہند) کا نقیب

مدیر عبدالسلام رحمانی
معاون مدیر ابن احمد نقوی

## ہندوستانی مسلمان — نئے مرحلہ میں

آزاد ہندوستان کی تاریخ میں مسلمانوں کے متعدد ایسے اجتماعات منعقد ہوئے ہیں جن میں ملت کی تمام اہم جماعتوں، مسلکوں اور مکاتب فکر کو نمائندگی حاصل تھی اور جنہوں نے اپنے طور پر ایسی شکل میں مسلمانوں کو تعمیری رہنمائی دی۔ مسلم مجلس مشاورت اسی کی ایک مستقل شکل تھی جو بڑے نازک وقت میں آئی بڑے غور و فکر کرکے کوئی راہ نکالنے کی کوشش کرتی رہی۔ ایمرجنسی کے بعد اس امر کی پھر ضرورت محسوس ہوئی کہ زیادہ وسیع تر پیمانے پر مسلمانوں کا اجتماع منعقد ہو چنانچہ دہلی کا حالیہ کنونشن اسی کی علامت ہے اور اس اعتبار سے ممتاز ہے کہ اس کے انعقاد کا محرک کوئی وقتی مسئلہ یا فوری الجھن نہیں تھی بلکہ یہ ہندوستان کی اجتماعی زندگی میں ایک صاحب عزم گروہ کی حیثیت سے مسلمانوں کے مستقل رول اور ملی تعمیر نو کے مسائل پر غور و فکر کرکے ایک دیرپا رہنمائی دینے اور اسے عملاً نافذ کرنے کے لئے طلب کیا گیا تھا جو عصری تقاضوں سے مطابقت رکھتے ہوں اور جن کی روشنی میں مسلمانوں کی توانائیوں کو تعمیری مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکے۔

کنونشن میں کوئی بھی یہ بات محسوس کر سکتا تھا کہ دھواں دھار تقریروں اور پرجوش خطابت کا دور گزر چکا ہے اور مسلمانوں کو اپنی ذمہ داریوں کی نزاکت اور پیچیدگیوں کا پورا احساس ہے۔ مندوبین نے مختلف کمیٹیوں میں تقسیم ہو کر ملت کے تعلیمی، اقتصادی اور معاشرتی مسائل پر جس سنجیدگی اور حقائق سے غور و فکر اور تبادلہ خیال کیا ہے اس کا اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اس کی کاروائیوں میں شریک رہے ہیں۔ کنونشن میں صرف جماعتوں کے نمائندے ہی نہیں بلکہ ملک کے مسلم ماہرین تعلیم، اقتصادیات اور سماجی دانشور بھی شریک تھے۔ اگر کنونشن کے مباحث کو مرتب کرکے شائع کیا جا سکے تو یقیناً اس سے فکر و نظر کی نئی نئی راہیں کھلیں گی اور مسلمانوں کے مسائل و مباحث میں ان سے مدد ملے گی۔

کنونشن میں جو ملت اندازِ نظر اور ایجابی طرز فکر ابھر کر سامنے آیا ہے وہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ملت اپنے تحفظ اور مفادات سے آگے بڑھ کر ملک کی اجتماعی زندگی میں اپنا موثر رول ادا کرنا چاہتی ہے جو اس کے نظریہ اور تاریخ کے شایانِ شان ہو۔

کنونشن میں مختلف جماعتوں، مسلکوں اور مکاتب فکر کے نمائندوں نے باہمی خیرسگالی، مفاہمت اور ایک دوسرے کے نکتہ نظر کو سمجھنے کے جس جذبے کا اظہار کیا ہے وہ خصوصیت سے بہت ہی حوصلہ افزا ہے۔ انہوں نے اپنے نقطہ نظر کو پوری صفائی اور وضاحت کے ساتھ ضرور پیش کیا لیکن کسی نے بھی اس پر اصرار نہیں کیا کہ اسے لازماً قبول ہی کیا جائے۔ مختلف مسائل میں اتفاق رائے تک پہنچنے اور مباحث کو زیادہ سے زیادہ بامقصد بنانے کی اسپرٹ پوری کاروائی میں کارفرما تھی۔ ایک ایسے اجتماع میں جہاں مختلف جماعتوں اور مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ جمع ہوں اگر اس اسپرٹ سے کام نہ لیا جائے تو وہ کبھی بھی نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتا۔ خدا کا شکر ہے کہ مسلمانوں کے ذمہ دار رہنماؤں اور ارباب فکر نے اس حقیقت کو پا لیا ہے کہ ایک باوقار اور آبرومندانہ زندگی کے لئے ملی اتحاد ایک ناگزیر ضرورت کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ اتحاد وقتی اور ہنگامی نہیں بلکہ مستقل اور دائمی ہونا چاہئے۔ مسلم مجلس مشاورت کی تنظیم نو اور اسے دوبارہ ایک فعال اور متحرک جماعت بنانے کا فیصلہ اس کنونشن کی سب سے بڑی دین ہے۔ ماضی کی مایوسیوں اور تلخیوں کو فراموش کرکے مسلم رہنماؤں نے اس تنظیم کو سرگرم عمل کرنے کا جو عزم کیا ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلم قیادت زمانے کی ضرورت اور مستقبل کی جانب سے اس کی آنکھیں بند نہیں اور وہ وقت کے تقاضوں کو محسوس کرکے انہیں پورا کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہے۔

کنونشن کے امید افزا پہلوؤں کا جذبہ مسرت کے ساتھ بیان یاد دلا دینا بھی ضروری ہے کہ اصل کام کا آغاز اس طرح کے اجتماعات کے بعد ہوتا ہے۔ تاریخ اس کنونشن کو اسی شکل میں ایک کامیاب اور نتیجہ خیز کنونشن تسلیم کرے گی کہ اس کے فیصلوں کو پوری صداقت دلی اور سرگرمی سے عملی جامہ پہنانے کی بھرپور جدوجہد کی جائے۔ کنونشن نے جو قراردادیں منظور کی ہیں اور جو لائحہ عمل پیش کیا ہے وہ ملت میں ایک نئی امنگ اور ولولہ پیدا کر سکتا ہے اور اس کے وسائل اور توانائیاں اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے پوری طرح بروئے کار لائی جا سکتی ہیں لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب وہ اچھی طرح یہ محسوس کرے کہ اس کی قیادت مشترکہ مسائل میں پوری طرح متحد ہے اور اس کے اس اتحاد میں کوئی شگاف نہیں ڈالا جا سکتا۔ مسلم رہنماؤں نے کنونشن میں جس کشادہ دلی اور وسعت قلب کا ثبوت دیا ہے یہ مسلم قیادت کا مستقل وصف ہونا چاہئے۔ ہندوستان کی مظلوم ملت اسلامیہ بے پناہ صلاحیتوں کی حامل ہے مختلف اسباب و عوامل کی وجہ سے وہ ابھی تک معطل اور بے کار پڑی ہوئی تھیں لیکن اب اس میں ایک نئی خود اعتمادی ابھر رہی ہے اپنا مستقبل درخشاں بنانے کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ اور ملک کی اجتماعی زندگی میں ایک موثر عامل بننا چاہتی ہے مسلم قیادت اگر انہیں مایوس کرتی ہے تو وہ اپنی معنویت کھو دیگی اور ملت اسے نظرانداز کرتے ہوئے آگے بڑھ جائے گی اور اس قیادت کا وزن کسی بھی حلقہ میں محسوس نہ کیا جائے گا۔

مسلم قیادت کو اس خطرہ کو مدنظر رکھنا ہوگا کہ اتحاد اور تعاون کی نئی فضا کو ختم کرنے کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہونے پائے اور ان کی صفوں میں ایک دوسرے کے تئیں جو بدگمانیاں اور وسوسے پیدا ہو گئے تھے ان سے بھی اپنے ذہنی تحفظات سے نجات حاصل کرنے اور باہمی مفاہمت اور خیرسگالی کی اسی اسپرٹ کو تقویت پہنچانا ہے جو کنونشن کی کاروائیوں میں جاری و ساری رہی ہے۔ توقع کی جانی چاہئے کہ اب ہندوستانی مسلمانوں کی تاریخ کے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا اور باہمی خیرسگالی ایجابی انداز نظر اور تعمیری جدوجہد اس کی نمایاں خصوصیت ہوں گی اور ماضی کی ان تمام مایوسیوں کی تلافی ہو سکے گی جس نے ملت کے قویٰ میں اضمحلال اور اس کی امنگوں کو ختم کرکے رکھ دیا تھا۔ یہ بھی توقع کرنی چاہئے کہ دہلی کنونشن نے نئے حالات میں جو رہنمائی دی ہے۔ برادران وطن بھی اس کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اور یہ اندازہ کر سکیں گے کہ ملک کی تعمیر کے نقطہ نظر سے ان کا طرز فکر کیا ہے ابھی تک ان کے نقطہ نظر کو سمجھنے میں جو کوتاہی برتی گئی ہے اور ان کے بارے میں جو بدگمانیاں پیدا کی جاتی رہی ہیں ان کا سلسلہ ختم ہو جائیگا

(ماخوذ)

### جماعتی بھائیوں کی توجہ کے لئے

ہمارے چند بھائیوں نے ہم کو متوجہ کیا ہے کہ جماعت اہل حدیث کے خاندانوں میں غیر شادی شدہ لڑکے اور لڑکیاں ایسے ہیں جن کو رشتوں کی ضرورت ہے اس سلسلہ میں ہم چاہتے ہیں کہ ترجمان میں غائبانہ رشتے وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہیں اور جماعتی بھائی ان سے استفادہ کریں لہٰذا ہم اپنے جماعتی بھائیوں کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کے رشتوں کے خواہشمند ہیں تو دفتر ترجمان کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ لکھیں۔

لڑکا یا لڑکی کی عمر — تعلیمی قابلیت — لڑکا ہے تو برسر روزگار ہے کہ نہیں — والد صاحب کیا کرتے ہیں۔ اور معیار زندگی کیا ہے۔

تمام خط و کتابت صیغہ راز میں رہے گی۔

مدیر ترجمان

از مدیر　　　قسط ۳۱

# مِن جُملۂ منکرات

لیکن افسوس ہے کہ مسلم معاشرہ میں بھی اس تہذیب کی بدعت گھس آئی ہے، اور بعض لوگ السلام علیکم کے بجائے ملتے وقت آداب عرض، صبح بخیر، صباح الخیر، مساء الخیر، گڈ مارننگ، گڈ نائٹ وغیرہ سے ملاقات پر سلام کرتے ہیں، کوئی چپ چاپ سر کی حرکت یا ہاتھ اٹھانے سے کوئی سلام لینے دینے کے ہاتھ اٹھانے سے کام لیتا ہے۔ بعض لوگ تو صرف سر جھکا لیتے ہیں گویا انگریزی سلام ہو جاتا ہے۔ یہ سب منکرات و ملعونات میں جو مسلم معاشرہ میں بھی آ گئی ہیں اور لوگوں نے پاکیزہ ترین سلام چھوڑ کر غیر شرعی سلام اختیار کر لیا ہے۔

اور بعض جاہلوں سے یہ بھی بری عادت پیدا ہو گئی ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے پاس سے بے سلام گزر جاتا ہے ان دونوں میں سے کوئی کسی سے سلام نہیں کرتا۔ الا یہ کہ ان دونوں میں تعلقات ہوں یا جان پہچان ہو۔ حالانکہ جب بھی دو مسلمان باہم ملیں یا پاس سے گزریں ان میں جان پہچان ہو یا نہ ہو ایک دوسرے سے سلام کریں۔ یہ ان دونوں پر لازمی ہو جاتا ہے۔

اسی طرح لوگوں کو چاہئے کہ جب وہ اپنے یا دوسرے گھروں میں داخل ہوں تو گھر والوں کو سلام کریں۔ اسی طرح جو لوگ بھی کسی کے گھر جائیں تو ان کو سلام کریں لیکن لوگوں نے یہ عموماً ملتے وقت سلام کرنا اور گھروں میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا ترک کر دیا ہے حالانکہ قرآن و حدیث میں اس کی تاکید آئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتیٰ تستأنسوا وتسلموا علی اہلہا ذالکم خیر لکم لعلکم تذکرون۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں کی رضا نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو۔ یہ طریقہ تمہارے لئے بہتر ہے امید ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے۔ (نور ع ۴)

نیز فرمایا فاذا دخلتم بیوتاً فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ جب گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے گھر والوں کو سلام کیا کرو، یہ خدا کی طرف سے مبارک و پاکیزہ تحفہ ہے (نور ع ۹) اور فرمایا و اذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوھا اور جب کوئی تمہیں سلام کرے تو اس کو اس سے بہتر جواب دو یا کم از کم اسی طرح (نساء ع ۱۱) یعنی کوئی تمہیں "السلام علیکم" کہے تو بہتر یہ ہے کہ تم جواب میں "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ" کہو۔ ورنہ کم از کم "وعلیکم السلام" تو کہنا لازم ہے۔

اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ کون سا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا کھانا کھلانے اور سلام کرنے ہر اس شخص سے جسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو (بخاری، مسلم) اور حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرشتوں کے بیٹھے ہوئے ایک مجمع کی طرف انہیں بھیجا کہ جا کر ان کو سلام کرو، اور غور سے سنو وہ سلام کا کیا جواب دیتے ہیں۔ جو جواب وہ دیں وہی تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام ان کی طرف گئے۔ اور ان سے "السلام علیکم" کہا۔ ان لوگوں نے جواب دیا "السلام علیک ورحمۃ اللہ" فرشتوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کیا (بخاری، مسلم) اور ابوہریرہ رضی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جنت میں نہ داخل ہوگے یہاں تک کہ ایمان لاؤ۔ اور تم مومن نہ ہوگے یہاں تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرو۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ وہ کام کہ جسے تم کرنے لگو تو آپس میں محبت پیدا ہو؟ فرمایا آپس میں سلام کو رواج دو۔ سلام کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ اور حضرت انس سے مروی ہے فرمایا میں نے آٹھ سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔ آپ نے ایک بار مجھ سے فرمایا۔ اے انس کامل وضو کیا کرو۔ اس کی برکت سے عمر میں اضافہ ہوگا اور میری امت کے جس فرد سے بھی ملو اس کو سلام کرو اس سے تمہاری نیکیاں بہت ہو جائیں گی اور جب اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں پر سلام بھیجو۔ اس سے تمہارے گھر میں بڑی بھلائی ہوگی۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے جسے ترمذی نے صحیح کہا ہے کہ جب تم اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو سلام کرو اس سے تم پر بھی برکت نازل ہوگی اور تمہارے گھر والوں پر بھی۔ اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو اس گھر والوں کو سلام کرو۔ اور جب اس گھر سے نکلو تو سلام کر کے نکلو۔ آمدہ حدیث میں مطلق حکم ہے کوئی گھر ہو اپنا گھر ہو یا غیر کا حکم ہے کہ سلام کر کے گھر میں داخل ہو اور نکلتے وقت بھی سلام کرو۔

شیخ نے فرمایا اسی طرح کی ایک بری عادت اور بھی لوگوں میں پیدا ہو گئی ہے کہ وہ سلام کرتے بھی ہیں تو مصافحہ نہیں کرتے اور خندہ پیشانی سے نہیں ملتے۔ حالانکہ سلام کے ساتھ مصافحہ کرنا اور ملنا خندہ پیشانی کے ساتھ بہت مستحب ہے ابو الخطاب قتادہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت انس رضی سے دریافت کیا۔ کیا صحابہ کرام میں مصافحہ کرنے کا معمول تھا فرمایا ہاں (بخاری) اور حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو مسلمان بھائی ملیں اور سلام کر کے آپس میں مصافحہ کریں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دیتا ہے۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے نقل کیا اور یہ حدیث صراحتہً اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مصافحہ کرنا ملاقات کے وقت ہے نہ کہ مسجد میں نماز کے بعد جیسا کہ بعض جگہ رواج ہے کہ جب نماز سے فارغ ہو کر امام سے یا آپس میں ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں۔

اور حضرت انس سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ہم میں سے کوئی اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اخلاقاً اس کے لئے سر جھکائے فرمایا نہیں۔ سوال کیا تو کیا اسے چمٹائے اور اسے بوسہ دے؟ فرمایا نہیں۔ پوچھا تو کیا اس سے مصافحہ کرے؟ فرمایا ہاں (رواہ الترمذی وقال حدیث حسن)

اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ یہی نیکی ہو کہ تم اپنے کسی مسلمان بھائی سے تو خندہ پیشانی سے ملو (مسلم)

شیخ فرماتے ہیں خلاصہ کلام یہ ہے کہ سلام کی تکمیل مصافحہ سے ہوتی ہے اور حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ مصافحہ سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

بچوں کو سلام کرنے کی بابت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وہ روایت آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے جو کھیل رہے تھے تو آپ نے فرمایا "السلام علیکم یا صبیان" اسی طرح بہت سے صحابہ کی بابت مروی ہے کہ ان کا گزر بچوں پر ہوا تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا۔

اور مسلم معاشرہ میں ایک خرابی یہ آگئی ہے کہ وہ مریض کی تیمارداری کا اور میت کے ساتھ قبرستان تک جانے اور نماز جنازہ میں حاضر ہونے کا اور کفن دفن میں شریک ہونے کا اور میت کو دفن کرنے کے بعد اس کی مغفرت و ثبات قدمی کے لئے دعا کرنے کا اہتمام نہیں کرتے۔ حالانکہ یہ اسلامی معاشرے کے حقوق و آداب ہیں جن کا ہر مسلمان کو خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے مریض کی تیمارداری کا جنازہ کے ساتھ جانے کا اور چھینکنے والے کو جواب دینے کا (جب کہ وہ چھینکنے پر الحمد للہ کہے) اور قسم پوری کرنے کا۔ اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔ اور دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے کا اور سلام کو رواج دینے کا (بخاری، مسلم) اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو کچھ دیر ٹھہرتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے لئے مغفرت کی اور ثبات قدمی کی دعا کرو کیونکہ ابھی اس سے سوالات شروع ہو جائیں گے (ابو داؤد)

اور مسلم معاشرہ میں یہ خرابی بھی پیدا ہو گئی ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے دکھ سکھ سے کوئی خاص لگاؤ نہیں رکھتا کسی مسلمان بھائی پر کوئی مصیبت نازل ہو گئی ہے وہ جیل گیا ہے کٹ گیا ہے وہ کسی حادثہ کا شکار ہو گیا ہے کسی آفت میں مبتلا ہو گیا ہے اس پر کوئی افتاد آ پڑی ہے کسی تنگی یا الجھن میں پھنس گیا ہے تو نہ اس کی خبر گیری کا اس کی مصیبت دور کرنے کا اور اسے سہارا دینے کا اہتمام نہیں کرتے کسی مسلمان کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنا اور اس کی خوشی کو اپنے لئے باعث خوشی سمجھنا مسلم معاشرے سے مفقود ہو گیا ہے اب تو کیفیت یہ ہو گئی ہے کہ اگر (باقی صفحہ پر)

پندرہ روزہ **ترجمان** دہلی

| شمارہ ۲۰ | ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۶ء مطابق یکم ذیقعدہ ۱۳۹۶ھ | جلد ۲۴ |
|---|---|---|

# یہ جذبۂ انفاق

صحیح بخاری میں ہے حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا آجائے تو مجھے اس بات پر خوشی ہوگی کہ یہ وہ سارا سونا تین دن گذرنے سے پہلے پہلے خرچ کردوں۔ اسے تین دن بھی روک کر نہ رکھوں الایہ کہ ادائیگی قرض کے لئے جتنا ضروری ہو۔

اس حدیث سے اندازہ کیجئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں انفاق فی سبیل اللہ (راہ خدا میں خرچ کرنے) کا کتنا بے پناہ جذبہ تھا۔ احد پہاڑ کے برابر سونا اور تین دن سے بھی کم مدت میں خرچ کر ڈالنا یہ اسی سے ہو سکتا ہے جس کا جذبۂ فیاضی وانتہا ہوا ہو اور بخل وحرص کا ادنیٰ شائبہ بھی اس کے اندر نہ پایا جاتا ہو۔

آپ راہ خدا میں خرچ کرنے کا خود بھی یہ جذبہ رکھتے تھے اور اپنی امت کو اس کی ترغیب بھی دیتے تھے۔ یہ چند روایات پڑھئے۔

(۱) ایک بار آپ نے حضرت ابوبکرؓ کی صاحبزادی اسماء سے فرمایا۔ اے اسماء خرچ کر اور بے حساب خرچ کر۔ گن گن کر نہ خرچ کرو ورنہ خدا بھی تجھے گن گن کر دے گا۔ خزانہ بند کر کے نہ رکھو ورنہ خدا بھی تجھ پر اپنا خزانہ بند کر دے گا۔ جتنی بھی تیری استطاعت ہو خزانے کا منہ کھول دے۔ (بخاری ومسلم)

(۲) ابو ہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے خرچ کر میں بھی تجھ پر خرچ کروں گا۔ (بخاری ومسلم)

(۳) ابوہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ خرچ کرنے والے کو خوب خوب اس کا عوض دے۔ دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ بخل کرنے والے کی جائیداد تباہ کردے۔ (بخاری مسلم)

(۴) جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! بخل سے بچو۔ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ان کے بخل نے انہیں خونریزی پر آمادہ کیا اور اسی جذبۂ بخل کے سبب انہوں نے حرام کو حلال کر لیا۔ (مسلم)

(۵) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھ کر بولے۔ کعبہ کے رب کی قسم وہ لوگ بڑے خسارہ والے ہیں۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ خسارہ والے لوگ کون ہیں۔ فرمایا وہ مالدار لوگ ہیں۔ مگر وہ مالدار جو دائیں بائیں آگے پیچھے خوب خرچ کرے۔ لیکن ایسے لوگ کم ہیں۔ (بخاری مسلم)

(۶) ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی اللہ سے قریب ہے اور جنہم سے دور ہے۔ اور بخیل اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے۔ اور کم دیندار سخی اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس عبادت گذار سے جو بخیل ہو۔ (ترمذی)

اس طرح کی بیشمار روایات ذخیرہ احادیث میں ہیں جن میں خرچ[١] کرنے کی بڑی ترغیب ہے اور بخل وحرص کی بڑی مذمت کی گئی ہے اور کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات بعید قرار دی گئی ہے کہ وہ بخیل ہو اور مال ودولت کی محبت اس پر غالب آگئی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوہ تھا اور آپ کی یہ ترغیبات تھیں جن کا اثر یہ ہوا کہ صحابہ کرام میں بھی بے پناہ خرچ کرنے کا جذبہ تھا جس کو استطاعت حاصل ہوتی خوب خوب خرچ کرتا۔ صحابہ کے بعد بھی مسلمانوں میں یہ جذبہ باقی رہا اور اس وقت تک باقی رہا جب تک کہ مال ودولت کی محبت سے وہ مغلوب نہ ہوگئے اور دنیاداری ان کا اوڑھنا بچھونا نہ بن گئی۔

عبرت کے لئے چند واقعات ذکر کرتا ہوں ان واقعات کو پڑھئے اور ان لوگوں کا جذبہ انفاق ملاحظہ کیجئے۔ آپ کو ان واقعات سے بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ ان مسلمانوں میں مال کی محبت جمع مالاً وعدّدہ کی کیفیت کبھی پیدا نہیں ہوئی نیز اللہ تعالیٰ نے بھی اپنا وعدہ سچ کر دکھایا وہ جس کشادہ دلی سے خرچ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ بھی انہیں بے حساب دیتا تھا ان کا خدا پر بھروسہ تھا اور خدا نے تعالیٰ بھی انہیں خوب نوازتا تھا۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف۔ جو خالی ہاتھ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تھے اور قرض لے کر معمولی تجارت شروع کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تجارت میں اتنی برکت عطا کی کہ جب انہوں نے اپنی ایک بیوی سے اس کے حصہ مہر کے بجائے ثمن کے عوض ایک ربع (۱/۴) پر صلح کرلی تو وہ رقم بھی ۸۰ اسی ہزار تھی جو انہوں نے اپنی بیوی کو ادا کی ان کا انتقال ہوا تو اس قدر مال چھوڑا کہ سونا چاندی کی سلوں کو کلہاڑوں سے کاٹا گیا کاٹتے کاٹتے لوگوں کے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے اور مقام جرف میں ان کی اچھی خاصی زمینداری تھی۔

انہوں نے راہ خدا میں دل کھول کر خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا اور انہیں خوب خوب نوازا۔ امام نووی لکھتے ہیں کان کثیر الانفاق فی سبیل اللہ۔ وہ راہ خدا میں بہت زیادہ خرچ کرتے تھے (تہذیب الاسماء واللغات ج۱ ص۲۳۳) امام نووی وابن الجوزی وابن الجوزی ذہبی وغیرہ نے جو راہ خدا میں ان کے خرچ کے واقعات لکھے ہیں انہیں پڑھ کر لگتا ہے جیسے وہ کمائے ہی رہتے ہوں راہ خدا میں خرچ کرنے کے لئے۔

حضرت عبدالرحمن نے اللہ کی خوشنودی کے لئے جتنے غلام خرید خرید کر آزاد کئے ان کی تعداد تیس ہزار شمار کی گئی ہے انہوں نے ایکبار پانچ سو گھوڑے مجاہدین کے لئے وقف کئے۔ ایک بار پھر گھوڑے پانچ سو اونٹ دیئے۔ ایک بار ایک ہزار پانچ سو اونٹ دیئے۔ ایکبار ایک ہزار گھوڑے دیئے۔ دینی ضروریات کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بار انہوں نے چار ہزار درہم دیئے۔ پھر چالیس ہزار درہم دیئے۔ تیسری دفعہ چالیس ہزار دینار دیئے۔ انتقال کے وقت پچاس ہزار دینار (اشرفیاں) اسلامی ضروریات کے لئے دیئے۔ ایک بار ان کا ایک تجارتی قافلہ شام سے مدینہ آیا۔ سات سو اونٹوں کا قافلہ تھا جو مال واسباب سے لدا ہوا تھا۔ اونٹوں کی آواز سے مدینہ گونج اٹھا حضرت عائشہ نے ذرا سا اشارہ کر دیا تو انہوں نے اللہ کی رضا کے لئے وہ سارے اونٹ مع ساز وسامان حضرت عائشہ کی تحویل میں دے دیئے کہ وہ اسے لوگوں میں تقسیم کردیں۔ ایک بار ایک زمین حضرت عثمانؓ کو چالیس ہزار دینار میں فروخت کی اور وہ سب سے وہ خطیر رقم بنو زہرہ اور دوسرے حاجتمندوں میں تقسیم کر دی اور ایک معقول رقم امہات المومنین کی خدمت میں بھیج دی جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رقم پہونچی تو انہوں نے دعا دی سقی اللہ ابن عوف من سلسبیل الجنۃ اللہ تعالیٰ ابن عوف کو جنت کی نہر سے سیراب کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی بھی مالی حالت پہلے بہت کمزور تھی بعد میں اللہ تعالیٰ نے دولتمند کر دیا مگر ان کی دولت کا عمومی مصرف فی سبیل اللہ خیرات تھا امام نووی فرماتے ہیں کان ابن عمر کثیر الصدقۃ تصدق فی المجلس الواحد بثلاثین الفا۔ وہ بہت زیادہ صدقہ خیرات کرتے تھے۔ بسا اوقات ایک ایک نشست میں تیس تیس ہزار خیرات کردیتے (تہذیب الاسماء واللغات ج۱ ص۲۸۰) ایک بار آپ کے پاس بیس ہزار کی رقم پہونچی آپ نے اسی مجلس میں اسے تقسیم کردیا۔ ایک بار بائیس ہزار اشرفی وصول ہوئی۔ اسے بھی مجلس برخاست ہونے سے پہلے تقسیم کردیا اور فرمایا چونکہ یہ بڑی رقم تھی اور اس کی محبت میرے دل میں پیدا ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کو محبوب مال خرچ کرنا پسند ہے اسی لئے میں نے اسے خرچ کردیا۔ ان کے غلام نافع فرماتے ہیں ما مات ابن عمر حتی اعتق الف انسان۔ حضرت ابن عمر نے اپنی زندگی

[١] خرچ کرنے سے مراد ہر جائز وناجائز خرچ نہیں ہے۔ ناجائز خرچ تو ایک پیسہ کا بھی ہو وہ فضول خرچی ہے۔ اور فضول خرچی کی قرآن وحدیث میں بڑی مذمت آئی ہے۔ فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے۔ خرچ سے مراد جائز اور فی سبیل اللہ خرچ ہے۔ جائز خرچ بھی جو ضرورت سے زائد ہو فضول خرچی کے دائرہ میں آتا ہے

میں ایک ہزار غلام آزاد کئے۔ ان کا حال
جاکر جو خرید یا غلام انہیں پسند آتا ہے
وہ یہ خیال کرکے کہ اللہ تعالیٰ محبوب مال
خرچ کرنا پسند کرتا ہے فی سبیل اللہ خرید
کر دیتے اور وہ غلام آزاد کر دیتے تھے [illegible]
[illegible] روایت نقل کی ہے کہ
[illegible] غلاموں سے زیادہ
[illegible] حضرت ابن
عمر [illegible]
[illegible]

حضرت [illegible]
اپنی بکری [illegible] کر گیا ہے
[illegible] بہت [illegible]
[illegible] دو تہائی [illegible]
[illegible] بہت مال آگیا
[illegible] بیوی نے
[illegible] کر دی۔ حضرت
[illegible] چار لاکھ میں
[illegible] سات لاکھ میں
فروخت کر [illegible] قسم الٰہی [illegible]
[illegible]
نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت علی نے [illegible]
[illegible]

ایک دن حضرت حسن رضی اللہ عنہ
نے ایک آدمی کو دعا کرتے سنا وہ کہہ رہا تھا
یا اللہ مجھے دس ہزار درہم [illegible] اپنی رحمت
سے عطا فرما۔ حضرت حسن گھر آئے اور دس
ہزار درہم اس کے پاس
بھیج دیا (صفوۃ الصفوۃ و تاریخ الخلفاء)
حضرت حسن کی بابت یافعی کہتے ہیں
کہ تین مرتبہ انہوں نے اپنا سارا مال راہ
خدا میں دے دیا اور دو مرتبہ آدھا آدھا
ایک بار حضرت عائشہ کے پاس [illegible]
[illegible] اسی ہزار درہم
ان کے خرچ کے لئے بھیج دیئے۔ حضرت
عائشہ نے وہ روپے ایک بڑے طبق
میں رکھے اور خود رقم لوگوں میں تقسیم کرنا
شروع کر دیا شام ہونے سے پہلے پہلے
سب ختم کر دیا۔ اور جب شام ہوئی تو
لونڈی سے افطار مانگا وہ اس دن روزے
سے تھیں۔ لونڈی نے ذرا سی روٹی اور
زیتون کا تیل افطار میں پیش کیا۔ ام درہ
جو اس دن حضرت عائشہ کی مہمان تھیں
ان سے رہا نہ گیا بولیں کیا حرج تھا کہ
ان روپیوں میں سے ایک درہم کا گوشت
آپ منگا لیتیں۔ فرمایا تو کہنا ذکر ہے
لفظ [illegible] تم نے پہلے کہہ دیا ہوتا تو منگا
لیتی (صفوۃ الصفوۃ)

اسی طرح حضرت عائشہ کے پاس ایک
دفعہ ستر ہزار روپے آئے۔ ۱۵۰ بوریوں
میں [illegible] بس سارا روپیہ تقسیم
کر دیا۔ اس میں سے اتنا بھی نہ بچا کہ [illegible]
کرتا سلا لیتیں (ایضاً)

ایک بار حضرت زبیر نے ایک مکان
چھ لاکھ درہم میں فروخت کیا جب رقم ان
کے ہاتھ میں آئی تو فرمایا ھی فی سبیل
اللہ۔ یہ سب اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔
(ایضاً) اور حضرت خالد نے اپنے تمام
گھوڑے ہتھیار اور ذاتی مکانات
سب وقف للہ کر دیا تھا (ایضاً) حضرت
ابوبکر، عمر، عثمان کے انفاق فی سبیل اللہ
کے واقعات مشہور ہیں کسی نے اپنی ضرورت
پر پورا اثاثہ دے دیا، کسی نے اپنی آدھی
جائیداد دے دی کسی نے اپنی [illegible] رقم دے
ڈالی تو فوراً خدا کی طرف سے جنت کی
خوشخبری آگئی۔ اسی طرح لاکھوں خرچ
کے بے حساب خرچ کے ان گنت بے شمار
واقعات ہیں۔ صحابہ کے، تابعین کے
تبع تابعین کے اور بعد کے مسلمانوں
اور اللہ والوں کے اس موضوع پر مولانا
عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری کا مضمون کئی
قسطوں میں ترجمان میں شائع ہو چکا ہے
اور مولانا سے سیکڑوں ایسے واقعات
معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ مومن راہ خدا میں
خرچ کرنے کا بے پناہ جذبہ رکھتا ہے وہ
بخیل نہیں ہوتا وہ دولت دنیا کا حریص
نہیں ہوتا وہ مال سمیٹ سمیٹ کر رکھنا
نہیں چاہتا وہ اپنی دولت کو ذخیرہ آخرت
بنانے کا جذبہ رکھتا ہے اس کی آرزو جو
ہوتی ہے اس کا اندازہ ان دو روایتوں
سے کیجئے۔

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
لوگوں سے کہا اپنی اپنی آرزو بیان کرو
ایک صاحب نے کہا میری آرزو ہے کہ
میرے پاس مال ہوتا تو میں خدا کی رضا
کے لئے غلام خرید خرید کر آزاد کرتا۔ ایک نے
کہا میری آرزو ہے کاش میرے پاس
مال ہوتا تو میں کثرت سے اللہ کی راہ
میں خرچ کرتا۔ ایک نے کہا کاش مجھے قوت
مل جاتی کہ میں اپنے ہاتھ سے زمزم کا
پانی کھینچ کھینچ کر حاجیوں کو پلاتا۔ ایک
اور خود حضرت عمر نے حاضرین مجلس سے
کہا اپنی اپنی تمنا ظاہر کرو۔ ایک صاحب
نے کہا میری تمنا یہ ہے کہ یہ مکان سونے
سے بھرا ہوا مجھے مل جائے اور میں وہ سب
راہ خدا میں خرچ کر دوں۔ دوسرے نے
کہا میری آرزو ہے کاش مجھے یہ ایک
مکان موتی زبرجد اور جواہرات سے بھرا
ہوا ملتا اور اسے راہ خدا میں خرچ کرتا
(صفوۃ الصفوۃ)

شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا بھی ارادہ آپ نے ظاہر کیا کہ اگر
احد پہاڑ کے برابر سونا مل جائے تو آپ
کا عزم تین دن گزرنے سے پہلے پہلے
سب خرچ کر دینے کا تھا۔ اور یہی عام
ذہن تھا مسلمانوں کا۔ اور جس قوم کے
افراد ایسے دل والے و حوصلہ مند ہوں
اس قوم کا کوئی بھی نیک منصوبہ کیونکر
دھرا کا دھرا رہ سکتا ہے یا نا تمام رہ
سکتا ہے۔

## مرکزی جمعیۃ کے عزائم

ابھی ۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکزی جمعیۃ
کی میٹنگ تھی جماعت کے سبھی ذمہ دار
اور درد مندوں کی یہ تڑپ ہے کہ ہماری
جمعیۃ کام کا دائرہ وسیع کرے، تبلیغ
تعلیم، تصنیف، تنظیم ہر شعبہ میں جان
آ جائے اور بڑے پیمانے پر اس کا کام
ہو۔ مگر تمام شعبے بڑے مصارف چاہتے
ہیں، ہماری جماعت میں ماشاء اللہ بڑے
بڑے دولت مند بھی ہیں اور بڑے بڑے دل
والے بھی۔ اور غریبوں میں بھی جماعتی ترقی کے
لئے خرچ کرنے کا جذبہ ہے مگر وہ اس انتظار
میں ہیں کہ مرکزی جمعیۃ کوئی بڑا کام کر دکھائے
پھر وہ اپنا دست تعاون بڑھائیں اور
واقعہ یہ ہے کہ کام دیکھ کر ہی دل میں
تعاون کا جذبہ ابھرتا ہے اور خواہش
ہوتی ہے کہ کام کرنے والوں کو سہارا دیا
جائے تاکہ کام مزید آگے بڑھے۔ مگر کام چلنے
کے لئے بھی مصارف کی ضرورت ہوتی ہے اور
بڑے کام بڑے مصارف چاہتے ہیں پلان
بنتے ہیں مصارف مہیا نہیں ہوتے۔ کام ہو
نہیں پاتا اور لوگوں کا جذبہ تعاون بیدار
نہیں ہوتا۔ کام چھوٹا ہو یا بڑا موقوف
ہے [illegible] پیمانہ کے مالی تعاون پر اور مالی
تعاون کو ہماری جماعت نے موقوف کر
رکھا ہے کام پر کہ پہلے کام ہو پھر تعاون۔
اور اسی کیفیت میں وقت گزرا جا رہا ہے
لیکن اب مرکزی جمعیۃ نے اس بات کا تہیہ
کر لیا ہے کہ دفتر کے لئے بلڈنگ جس کا
سودا ہوا ہے بہرحال اس کی قیمت فراہم
کر کے آگے خرید لینا ہے اور مارچ ۸۴ء
میں ایک اجلاس کرنا ہے نیز پریس قائم
کرنا ہے، مکتبہ کو توسیع دینا ہے۔ اور
دوسرے شعبوں میں حرکت و جان پیدا
کرنی ہے۔ یہ سارے عزائم ہیں اور ان
کے لئے بارہ لاکھ روپے مصارف کا تخمینہ
ہے۔ کاش زندہ ہوتے وہ اہل دل مسلمان
جنہوں نے دینی کاموں کے لئے اپنی تجوریوں
کے منہ کھول رکھے تھے اور جنہیں پیسے سے
محبت نہ تھی دینی کام سے محبت تھی۔ اور
جن کے دل کشادہ تھے اور ہاتھ کھلے ہوئے
تھے۔ مصارف کا مسئلہ انہیں دل والوں
سے حل ہوتا ہے اور ایسے ہی لوگوں کے
حوصلہ مندانہ تعاون سے کام دن دونی
رات چوگنی ترقی کرتا ہے

فراہمی سرمایہ کے لئے وفود عنقریب
نکلنے والے ہیں ایک وفد کشمیر جا رہا ہے۔
دوسرے وفود کے لئے تاریخ کا تعین جلد
ہی ہوگا۔ وفود کی کامیابی جماعت کی توجہ
و تعاون پر موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان
عزائم کی تکمیل کا سامان پیدا فرمائے اور
کام کرنے والوں کو بھرپور جذبۂ شعور
و توفیق عطا کرے۔ آمین

## انتقال پرملال

یہ خبر انتہائی رنج کے ساتھ دی جا
رہی ہے کہ امیر محمد صاحب رکن جمعیۃ اہل
حدیث کیشور راؤ پاٹن ضلع بوندی راجستھان
کا گذشتہ ماہ رمضان المبارک میں مختصر سی
علالت کے بعد اچانک انتقال ہو گیا۔
انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کیشور راؤ پاٹن میں جمعیۃ اہل حدیث کا
قیام ابھی قریب کی بات ہے چند نوجوان
اور باہمت لوگوں نے علی الاعلان بدعتیوں
کی بستی میں مسلک اہل حدیث کا اظہار
کیا اور عمل شروع کر دیا اس پر ان کو کافی
آزمائشوں سے گذرنا پڑا۔ مرحوم انہیں
اولین عاملین بالحدیث میں سے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس
میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل
عطا فرمائے۔ احباب جماعت سے نماز
جنازہ غائبانہ و دعائے مغفرت کی درخواست
ہے۔

حافظ عبدالحلیم
صدر جمعیۃ اہلحدیث راجستھان

## مدرسہ اسلامیہ نظامیہ اصلاح المومنین

سعید پور، دیلیپور ضلع مالدہ، بنگال

درس نظامیہ کے مطابق ادنیٰ سے آٹھویں جماعت
تک ایک سلفی ادارہ بنام مدرسہ اسلامیہ نظامیہ
اصلاح المومنین، کچھ عرصہ سے جاری ہے، جو مغربی
بنگال کے مشہور و معروف علاقہ [illegible]

---

[illegible] ہو کر دوں [illegible] مدرسہ [illegible] بازار سے
[illegible] شمالی جانب [illegible] جانے والے
روڈ کے کنارے نہایت موزوں مقام پر واقع
ہے۔ امسال حسب الفضل دورۂ [illegible] فریقین
کا افتتاح ہے مدرسہ کے لئے [illegible] تعمیری جس کا
تخمینہ تقریباً ۲۵ ہزار کا ہو گیا ہے۔ لہٰذا ہم اپنے
قدیم و جدید کرم فرماؤں سے گزارش کرتے ہیں [illegible]
[illegible] کی دائرے [illegible] تعاون فرما کر

# ملی کنونشن میں حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی کا افتتاحی خطبہ

۳۰ اکتوبر [illegible] کو آزاد بھون نئی دہلی میں ملی کنونشن کا اجلاس ہوا جس میں ملک کے تمام مکاتب فکر نے حصہ لیا۔ اس کنونشن کا افتتاح بعد تلاوت قرآن پاک حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ نے فرمایا۔ قارئین ترجمان کے مطالعہ کے لئے وہ افتتاحی خطبہ شائع کیا جا رہا ہے ——— (مدیر)

الحمد للّٰہ وکفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی، امابعد!

حضرات!

میں آپ کی اس عزت افزائی کا دل سے شکر گذار ہوں کہ آپ نے اس اہم ملی کنونشن کے افتتاح کی خدمت میرے سپرد کی۔ ایک اعزاز بھی ہے اور ایک بڑی ذمہ داری بھی۔ کنونشن کے داعیوں اور ذمہ داروں کے مقام سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس کا اس سے مقصد محض ایک رسم و روایت کی پیروی یا ایک ضابطہ کی خانہ پری ہے۔ اس افتتاح کا کنونشن کے اغراض و مقاصد، داعیوں، کی صحیح ترجمانی میں ملت کے جذبات و احساسات اور وقت کے حقائق و واقعات سے گہرا تعلق ہے اس میں اگر منزل مقصود کی پوری تعیین اور اس کی مکمل تصویر نہیں آ سکتی اگر یہ خطبہ صدارت کا موضوع ہے، تو سمت سفر کی نشاندہی اور جوش کار رواں کی ترجمانی ضرور کی جانی چاہیے۔

حضرات! اس ملی کنونشن کے انعقاد پر اس کے داعی یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے وقت کی ایک اہم ضرورت کا احساس کیا اور ہندوستان کے مسلمانوں کے حالات و مسائل کا حقیقت پسندانہ و جرات مندانہ جائزہ لینے اور ان کے احساسات و جذبات کی صحیح ترجمانی کے لئے دور دور سے آکر جمع ہوئے۔ وہ ایک بار پھر بتانا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے ملی و اجتماعی مسائل کیا ہیں وہ کن مشکلوں کو مسلمانوں کی حیات ملی کے لئے رگ جاں یا شہ رگ حیات کی حیثیت دیتے ہیں اور ان کے حل ہوئے بغیر کسی ملک میں بھی افراد اس میں وہ اکثریت میں ہوں یا حکومت و اقتدار میں اپنی زندگی کو محض عبث ہی نہیں بلکہ ایک سلسل مصیبت اور ان حیوانات اور چرندوں کی زندگی سمجھتے ہیں جن کے لیے محض بات کا استحکام اور جسم و جان کی حفاظت کی ضمانت ہے۔

ملی مسائل کو زندہ رکھنے کے لئے اس کی ضرورت تھی کہ مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر مختلف جماعتیں اور ادارے وقتاً فوقتاً ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں تبادلہ کی راہیں تلاش کریں کام کے امکانات اور اس کی مشکلات کا جائزہ لیں اختلاف رائے کو مخالفت اور اظہار خیال و احتساب نفس کو ملت کے انتشار اور افتراق میں تبدیل ہونے سے بچائیں وقت کے نئے مسائل اور زمانے کے نئے چیلنج کو سمجھنے اور اس کو قبول کرنے کی تیاری کریں۔ اپنے دین و پیغام کی حیات بخشی و مسیحا نفسی، اپنی خداداد صلاحیتوں اور اپنے خلوص و صداقت اور سچی حب الوطنی سے اس ملک کو نئی توانائی نیا استحکام اور ذہنی ہم آہنگی بخشیں۔ اخلاقی قیادت کے اس خلا کو پر کریں جو سالہا سال سے اس ملک میں چلا آ رہا ہے پھر اس کو اس مقام پر لاکر کھڑا کرنے کی کوشش کریں کہ وہ مغرب کی بے خدا تہذیب اور بے ضمیر سیاسی و ذہنی قیادت کے زخم خوردہ اور تمدنی مشرقی و ایشیائی ممالک کا سہارا بنے مظلوموں کا ساتھ دے اور حق کی مدد کرے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام ان مسلمانوں کے تعاون، خوش دلی اور گرم جوشی کے بغیر نہیں ہو سکتا جن کی (ایک دو ملکوں کو چھوڑ کر) سب سے بڑی تعداد اس ملک میں آباد ہے تعداد میں ہندوستانی مسلمان خواہ تیسرے یا چوتھے نمبر پر ہیں لیکن دماغی صلاحیت اپنے شاندار علمی ورثے (جس کی طرف ماضی بعید بلکہ ماضی قریب کی شخصیتوں اور اپنے بعض تعلیمی اداروں کی بدولت اسلامی ممالک میں بھی ہم ایک کی حیثیت رکھتے ہیں اور وہ اس ملک کو ان مسلم عرب ممالک کی قریب تر لانے کے لئے ایک مضبوط کڑی کا کام دے سکتے ہیں جو انڈونیشیا سے مراکش تک پھیلے ہوئے ہیں جہاں تک اس عظیم ملک کا تعلق ہے اس کی اہمیت اور افادیت کا مسلمان اور کوئی محب وطن ہندوستانی انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر اس کا مقصد محض یہ ہے کہ حکومت یا ارباب وطن یا اکثریت کے فرد کو ان ملی مسائل سے آگاہ کیا جائے جن پر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کا اتفاق ہے اور جن کی طرف سے اطمینان حاصل کئے بغیر وہ مسلسل ذہنی کشمکش، قلبی اضطراب اور رنج و شبہ کی حالت میں مبتلا رہیں گے اور ان میں تک وہ دل کی تسکین کے لئے وہ اپنی عزت اور بھی امتحان میں ...

[illegible]

... جاتی ہے اور جن کو مسلمان آزادی اور مکمل خود اختیاری کا بہترین ثمرہ اور تحفہ سمجھتے ہیں یعنی ان کے خاندانی امور و معاشرتی قوانین "پرسنل لاء" جو ان کے مذہب کا جزو اور ان کے آسمانی قانون شریعت کا ایک حصہ ہے، ان کا تحفظ، مذہبی تعلیم، اپنے عقائد اور مسلک کی آزادی، اردو زبان کا باقی رہنے اور پھلنے پھولنے کے مواقع، ان [illegible] جن میں ان کی مقدس زبان اور [illegible] اسلامی سرمایہ و اثاثہ [illegible] ان کی [illegible] اور ان کے آنسو ان کے آتشی ادارے (ان میں سب سے عظیم و وسیع ادارہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ہے) کا ان کے اصل مقصد و انحطاط میں رہنا یا ان مسائل و حقائق سے حکومت کو آگاہ کرنا یا برادران وطن کو ان کے بارے میں مطمئن کرنے کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت زیادہ اس مقصد کے لئے [illegible] کی طرف سے کنونشن کا انعقاد اس عظیم ملک کے لئے جب اگر ہندوستان کی محبت اور ملامت [illegible] ہے۔ ایسے کنونشن کے بار بار انعقاد کے ذریعہ مطلب ہو سکتے ہیں، ایک یہ کہ مسلمان اقلیت یا اس کے لیڈر ابھی تک اپنی بات سمجھا نہ سکے اور ذہنی بیداری کا سلسلہ نہیں آیا، اور وہ موثر اظہار خیال اور اپنے احساسات و جذبات کی ترجمانی کی صلاحیت سے محروم ہیں یا یہ کہ جو بات ہم کہہ رہے ہیں اس کو سننے کے لئے پہلو میں وہ دل نہیں رکھتے جو اپنے پڑوسیوں اور ہم سایوں کی اذیت و تکلیف سے متاثر ہوں جو ان کے وطن اور ملک میں آزادی کی جنگ لڑے ہیں، اور جنہوں نے اپنی زندگی کا ... اس ملک سے [illegible] جب کسی ایک بات کو بھی کسی فریق کے خلاف دل میں نہیں سمجھتا مگر ان کے لئے ان کو ایک ذہنی احساس اکثریت کا [illegible] ہو رہا ہے ...

... زمانے کے لئے بھی تیار نہیں ہوں گے جن کے سامنے ابوالکلام جیسا امام الکلام، مولانا محمد علی جیسا آتش نوا، عطاء اللہ شاہ بخاری جیسا جادو بیان، سید سلیمان ندوی جیسا محقق، حفظ الرحمٰن جیسا صداقت نواز اور ذاکر حسین جیسا [illegible] اور [illegible] ابوالمحاسن سجاد جیسا عالم ربانی [illegible] ہو چکے ہیں [illegible]

[illegible]

... مسلمانوں کو جو حیثیت [illegible] اس لئے [illegible] ایک ملی کنونشن کے انعقاد کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جون ۱۹۶۱ء میں مولانا حفظ الرحمٰن مرحوم نے دہلی میں مسلمانان ہند کا ایک کنونشن منعقد کیا تھا جس کا صدر جنگ آزادی کے پرانے رہنما اور سابق انڈین نیشنل کانگریس کے سابق صدر ڈاکٹر سید محمود صاحب کی قیادت میں ہوا جس نے ورکنگ کمیٹی کے قدیم رکن اور سابق وزیر حکومت بہار نے امور تو [illegible] ڈاکٹر سید محمود نے کی پھر اس کے بعد ۸، ۹ اگست ۱۹۶۴ء کو لکھنؤ میں ڈاکٹر سید محمود صاحب ہی کی صدارت میں وہ تاریخی ...

کہ مارچ ... میں ... مسلمانوں کا ایک اجتماع منعقد ہوا جس کے نتیجہ میں مسلم مجلس مشاورت وجود میں آئی جس میں ... مسلمانوں کی تمام جماعتوں کے رہنما اور ہر مکتب فکر کے نمائندے جمع ہوئے ... دور سے ... مسلمانوں سے ... تحریک خلافت ... دور کے بعد ... کی ... ۱۹ر ... ۱۹۶۷ء کو ... کی دعوت پر ... آل انڈیا مسلم ... کنونشن منعقد ہوا۔

جہاں تک مسلمانوں کے دینی تعلیم کے مسئلہ کا تعلق ہے اس کے لئے مولانا حفظ الرحمن صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی دعوت پر بمبئی میں مسلمانوں کا ایک دینی کنونشن منعقد ہوا جس میں ملک کے ممتاز علماء، مفکرین اور ماہرین تعلیم نے شرکت کی اور اس کے نتیجہ میں جمعیۃ علماء کی دینی تعلیمی بورڈ وجود میں آیا اور اس کے بعد ... اور ... کو ضلع بستی میں قاضی محمد عدیل عباسی ... کی ... تعلیمی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ... جماعتوں کے ... نمائندوں نے شرکت کی اور اس کے نتیجہ میں دینی تعلیمی کونسل ... وجود میں آئی جس سے ... لکھنؤ ... اور مراد آباد میں عظیم الشان ... جلسے ہوئے۔

جہاں تک مسلم پرسنل لا کا تعلق ہے دسمبر ۱۹۷۲ء میں بمبئی میں اس کے تحفظ کے لئے جو اجلاس منعقد ہوا جس میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں اور مکاتب فکر کی مکمل نمائندگی تھی وہ بڑا حیرت انگیز تھا اس کے نتیجہ میں مسلم پرسنل لا بورڈ وجود میں آیا جس کے متعلق بلا خوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ وہ مسلمانوں کا سب سے بڑا نمائندہ ملت خادم ہے اور اس میں ہر مسلم فرقہ اور ہر مکتب خیال کی موثر نمائندگی ہے۔ اس بورڈ نے بمبئی، حیدرآباد اور ... میں اپنے جلسے منعقد کئے۔ ان جلسوں کے شرکاء کی تعداد اور جوش نے دور خلافت کی یاد تازہ کردی۔ اس بورڈ نے ... مسائل کی ... ان کی وضاحت بھی کی۔ اور اس کے ... ذمہ داران حکومت سے بار بار ملے۔

جہاں تک مسلم یونیورسٹی کے مسئلہ کا تعلق ہے آل انڈیا مسلم یونیورسٹی ایکشن کمیٹی کی طرف سے ۱۰ر ۱۱ر مارچ ۱۹۷۳ء کو دہلی میں ایک عظیم الشان کنونشن منعقد ہوا جس میں شمال و جنوب کے تمام سربرآوردہ مسلم لیڈر اور سیاسی جماعتوں کے رہنما شریک ہوئے۔ رہا اردو کا مسئلہ تو اس کے لئے بھی مختلف پلیٹ فارموں سے اور مختلف کانفرنسوں اور کنونشنوں میں اس کے تحفظ، اس کی بقا اور ترقی اور اس کی تعلیم کا مناسب بندوبست اس کے علاقائی زبان تسلیم کرنے، مسلمان بچوں کے لئے اس کو ذریعہ تعلیم بنانے کے لئے برابر آواز بلند کی جاتی رہی۔

اس سب کے بعد اس کے کہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہ جاتا کہ مسلمان اپنے حق و مطالبات کو اکثریت کے فرقہ اور ارباب حکومت کے سامنے پیش نہیں کرسکے اس لئے مسلمانوں کے لئے کسی نئی زبان عطا ہونے کی دعا و تمنا کا کوئی موقع نہیں ہے البتہ درد و تکلیف کے احساس کے ساتھ کہ یہ کوئی خوشگوار بات نہیں ہے اس کی دعا و تمنا ضروری جاتی ہے کہ اس ملک کے ذمہ داروں کو ایسی دل سے جس سے وہ بے زبان جانوروں کا درد محسوس کر لیتے ہیں اور ان کی حفاظت کے لئے سرگرم ہو جاتے ہیں اس ملت کا درد محسوس کریں جو تیس برس سے اپنے بچوں اور اپنی آئندہ نسلوں کے مستقبل کی فکر اور اپنے ملی تشخص اور اپنی مذہبی آزادی کی طرف سے اندیشے میں مبتلا ہے اس کے لئے "نئے دل" کے پیدا ہونے کی بالکل ضرورت نہیں جس کی غالب نے اپنے تجربہ کے لئے دعا کی تھی تھوڑی دیر کے لئے اس پرانے دل سے ان مسائل پر متوجہ ہونے کی ضرورت ہے

حضرات!

انسان کو قدرت کی طرف سے دو بڑی صلاحیتیں بلکہ نعمتیں عطا ہوئی ہیں۔ ایک سود و زیاں، اور نفع و نقصان میں موازنہ کی صلاحیت دوسرے واقعات سے سبق لینے کی قابلیت۔ جہاں تک پہلی صلاحیت کا تعلق ہے اس سے انسانی افراد اور انسانی اداروں نے جن میں حکومتیں اور حکومتیں دونوں شامل ہیں بڑا فائدہ اٹھایا ہے اور اس کے ذریعہ وہ بڑے مصائب اور بڑے نقصانات سے بچ گئے ہیں۔ اب ہمارے قائد و رہنما اور ذمہ داران حکومت خود غور کریں کہ کسی ایک انتہا پسند طبقہ کے اثر یا مطالبہ کی وجہ سے ان مسائل کو معلق رکھنا یا پرانی سیاسی تجربوں کے نتیجہ میں جو کسی ناعاقبت اندیش سیاسی جماعت کی غلط روی سے پیدا کردی تھیں ان مسائل کو مستقل نظر بند رکھنا صحیح ہے جس کے نتیجہ میں ہندوستان کی آبادی کا ایک اہم عنصر اضطراب و اشتباہ کا شکار ہے یا درہے کہ وہ عنصر ہے جو فطری صلاحیتوں سے مالا مال، قوت عمل، عزم جذبہ سے بھرپور، مہم جوئی اور خطرات پسندی کی اس صلاحیت سے بہرہ مند ہے جس سے بڑا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اور جس کی ہمت اور عظیم الشان جرأت نے اس سیاسی صورت حال کے تبدیل کرنے میں بڑی مدد کی ہے جو تیس برس سے قائم رہی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ترکمان دروازہ کا المیہ، مظفر نگر اور سلطان پور کے شہیدوں کا خون نہ ہوتا اور وہ آدمی نہ ... گورنمنٹ کو اکھاڑ کر پھینک دیتی ایک ایسی اقلیت یا فرقہ کو مسلسل بے چینی اور اضطراب میں مبتلا رکھنا اور اس کی توانائیاں کو ملک و وطن کے استحکام اور اس کی سربلندی کے کام پر لگنے کے بجائے اپنے مسائل و مطالبات پیش کرنے میں مصروف رکھنا دانشمندی اور ملک کے ساتھ خیرخواہی کی بات ہے یا اس کو مطمئن کرکے یکسر ملک و وطن کے مفاد میں استعمال کرنا اور اس کے ذریعہ سے پورے مشرق وسطی اور وسط ایشیا کے ملکوں میں اعتماد و احترام کی فضا پیدا کرنا دانشمندی اور ملک کے ساتھ خیرخواہی کی بات ہے؟ اس سب کا جواب قومی دھارے کے ساتھ مسلمانوں کے بہنے کا وہ مطالبہ نہیں ہے جو ایک ریکارڈ کی ہوئی آواز کی طرح یا ایک روایتی وظیفہ کی رٹ کی طرح دہرایا جاتا رہتا ہے۔ سیاسی کارگاہ اور قوموں کے مسائل کے میدان میں ون وے ٹریفک کا اصول نہیں چل سکتا۔ یہ حقائق کی دنیا ہے اور یہاں اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے کا معاملہ ہے اور "جیو اور جینے دو" کا اصول کارفرما ہے۔

جہاں تک دوسری صلاحیت یعنی واقعات سے سبق لینے کا تعلق ہے آپ نے دیکھا کہ ملک کی آبادی کی بے چینی نے حالات میں کیا انقلاب برپا کردیا غیر طبعی حالات میں باقی رہنے کی فطری صلاحیت نہیں ہے کسی بڑی سے بڑی کوشش و سازش سے بھی زیادہ دن باقی نہیں رہ سکتے۔ ہمارے ارباب رہنماؤں اور ذمہ داروں کو اس سے پوری احتیاط کرنی چاہئے کہ اس ملک کی آبادی یا اس کا کوئی قابل ذکر عنصر خودداری و خود اعتمادی کی دولت سے محروم ہو اور اپنے کو غلام بے بس اور ذلیل محسوس کرے بدیسی حکومت کی غلامی کے احساس سے اپنے ہم وطنوں کی غلامی کا احساس زیادہ تکلیف دہ اور زیادہ ذلت آمیز ہے حقیقت کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ وہ گھٹن اور وہ اندر اندر کی تکلیف کا ذہنیت ہے جو بالآخر اپنے نکلنے کا راستہ تلاش کرتی ہے اور بڑی سے بڑی رکاوٹ کو دور کردیتی ہے اس کا نتیجہ کبھی تو ہوتا ہے کہ قوم اپنے کو غلامی کے اس سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کرتی ہے جو اس پر مسلط کر دیا جاتا ہے اور یہ قوم کی ہلاکت اور ملک کی بدقسمتی ہے یا پھر وہ اس سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے اور ملک میں ایک بھونچال آتا ہے اور پرانے سانچے ٹوٹ جاتے ہیں۔ ملک کی تعمیر و ترقی کا کام معتدل حالات اور اہل ملک کے تعاون ہی سے ہوسکتا ہے جس ملک کی حکومت نے اس حقیقت کو نظرانداز کیا اور اس ملک کے باشندوں نے جن میں مسلمان پیش پیش تھے اپنے ضمیر کے زندہ ہونے اور اپنی خودداری اور اپنی مردانگی کا ثبوت دیا کہ آخر یہ ملک جس نے جدید دنیا میں آزادی کی سب سے بڑی لڑائی لڑی تھی اور اس حکومت کی غلامی سے رہائی حاصل کی تھی جس کے حدود سلطنت میں آفتاب غروب نہیں ہوتا تھا۔ حالات کے سامنے اس طرح ہتھیار ڈالنے کے لئے تیار نہیں۔ اس موقع پر مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے سامنے اس تاریخی خط کا ایک ٹکڑا پیش کروں جو تہذیب و اخلاق کے ایک ادنیٰ طالب علم اور گوشہ نشین انسان نے ایمرجنسی کے دوران ۵ر اگست ۱۹۷۶ء کو اس وقت کی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی کے سامنے پیش کیا تھا اور اس کے مندرجات و مضمرات پر پوری آزادی کے ساتھ گفتگو کی تھی۔ اس میں صورت حال کی پوری تصویر آگئی ہے اس خط میں کہا گیا ہے

"سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اہل ملک اس خودداری و خود اعتمادی کی دولت سے محروم ہوتے جارہے ہیں جو آزادی کی تحریک کانگریس اور خلافت کی جدوجہد، گاندھی جی، مولانا آزاد، علی برادران، نہرو خاندان اور ہمارے قابل احترام دوسرے رہنماؤں کی کوششوں سے، بڑی قربانیوں سے اس ملک میں پیدا ہوئی تھی سارا ملک اپنے کو غلام بے بس اور ذلیل محسوس کر رہا ہے اور اس کو شاید ہی کسی وقت یہ احساس ہوتا ہو کہ یہ ایک آزاد جمہوری ملک ہے جو ہر قسم کے جبر و تشدد سے محفوظ ہے اور جس نے اس جدوجہد کے ذریعہ جس کی نظیر دوسرے ملکوں کی تاریخ میں ملنی مشکل ہے اپنے کو بدیسی حکومت کی غلامی سے آزاد کرایا ہے اور اب وہ اپنی مرضی کے مطابق اس ملک کا نظم و نسق چلا رہا ہے۔"

آگے چل کر اس خط میں کہا گیا ہے

"اگر کوئی قوم بزدلانہ اور غلامانہ سیرت اختیار کرلے اور اس کے اندر سے خودداری بلند حوصلگی اور اخلاقی جرأت کے صفات نکل جائیں، وہ پیسے کی خاطر یا ڈر دھمکی سے بالکل اپنی مرضی کے خلاف ہر کام کرنے ... وہ یہ سمجھنے لگے کہ ہر قیمت پر زندہ رہنا اور دولت ...

(باقی آئندہ)

مولانا ابو العاص وحیدی

قسط ۲

# چمن میں تلخ نوائی مری گوارہ کر

## سماج کی تعمیر

فرد اور سماج میں اتنا گہرا ربط ہے، کہ دونوں کا الگ الگ تصور مشکل ہے فرد کی شان انفرادی اسکی صلاحیتیں، اس کے افکار، و خیالات اور اس کے زندہ و انقلاب آفریں جذبات دراصل اس وقت تک پروان نہیں چڑھ سکتے جب تک کہ کسی معاشرہ و سماج سے اس کا مضبوط، ٹھوس اور مستحکم تعلق نہ ہو۔ اگر فرد سماج سے کٹ کر اور الگ تھلگ ہو کر کسی خلوت گاہ میں زندگی گذارے تو اس کی ساری صلاحیتیں بانجھ ہو کر رہ جائیں گی اس کی رفتار ترقی رک جائے گی اور وہ زندگی کی راہوں میں مضطرب، حیران اور سرگشتہ ہو کر رہ جائے گا ڈاکٹر اقبال مرحوم اس فلسفہ کو سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں:۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

مگر یہ بات پیش نظر رہے کہ افراد کی زندگی کا معاون و مددگار وہی سماج ہو سکتا ہے جو ایک صالح اور بہترین سماج ہو، وہ سماج جس کی عمارت انسانیت کش بنیادوں پر کھڑی ہو کبھی بھی فرد کی زندگی کے لئے مفید نہیں ثابت ہو سکتا بلکہ اس کے امن و سکون کے لئے ایک زہریلی فضا ثابت ہوگا۔

اسی لئے ہر مذہب نے سماج کی تشکیل و تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ بنیادیں ضرور دی ہیں جن پر سماج کی عمارت کھڑی ہوتی ہے لیکن اسلام کے علاوہ اور مذاہب کی سماجی تعمیر و تشکیل کی بنیادیں انسانیت کی کشتی کو لے ڈوبنے والی ہیں بعض مذاہب کی تعلیمات انتہائی محدود، بعض مذاہب کی سماجی تعلیمات فقط مادیات پر مبنی ہیں، جبکہ انسان روح اور مادہ دونوں کا سنگم ہے۔ تو یہ نظریات و مذاہب حقیقتاً انسانیت کا گلا گھونٹنے والے ہیں البتہ اسلام نے سماج کی تعمیر کے لئے جو جامع تصورات و نظریات، افکار و خیالات، اور اصول و مبادی پیش کئے ہیں صرف پیش ہی نہیں کئے بلکہ ان بنیادوں پر سماج کی ایک ایسی حسین تعمیر کر کے دکھا دی جو انسانی تاریخ کے لئے ایک نمونہ ہے، وہ صحابہ کرام کا پاکیزہ اور مقدس معاشرہ ہے ـــــ آج تک کوئی مذہب اس کی گرد راہ بھی نہ چھو پا سکا اور نہ قیامت تک پہنچ سکے گا۔

اسلامی سماج کی تعمیر کی کئی اہم بنیادیں ہیں، مگر آج کے اس مضمون میں صرف دو اہم بنیادوں کا تذکرہ کر رہا ہوں، قرآن و حدیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سماج کی تعمیر کی ایک اہم بنیاد "حسن ظن" ہے کہ ایک سماج کی حسین لڑی میں جتنے افراد منسلک ہوں ان میں کا ہر ایک فرد دوسرے کے متعلق اچھا گمان، بہترین تصور رکھتا ہو، اس کے پیچھے کوئی دلیل ہو یا نہ ہو۔ ہمارے استاذ گرامی حضرت مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی مدظلہ العالی درس بخاری میں فرمایا کرتے تھے کہ اس سلسلہ میں اسلام کا اصول یہ ہے کہ سوء ظن کے لئے دلائل ضروری ہیں، لیکن حسن ظن کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔

دوسری اہم بنیاد ایثار ہے، یعنی سماج کا ہر فرد زندگی کے میدان میں دوسرے فرد کو اپنے اوپر ترجیح دینے کے مخلصانہ جذبات رکھتا ہو۔ اگر کسی حق، عہدہ، اور منصب کی بات آ جائے تو بعینہ خلوص کہہ دے کہ جناب آپ ہی اس کے لائق ہیں۔ نہ یہ کہ حق، عہدہ اور منصب وغیرہ کے حصول کے لئے آدمی اپنی ذات کو اس درجہ مقدم رکھے اور غلط طریقے سے اسطرح اپنا اشتہار کرے کہ دوسروں کے احساسات مجروح ہوں اور لوگوں کی دل آزاری ہو ـــــ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سماج میں رسہ کشی، کشمکش، اور مخاصمت نہیں پیدا ہو سکتی۔

واللہ حسن ظن اور ایثار سماج کی دو ایسی اہم بنیادیں ہیں کہ اگر سماج کی رگ رگ میں وہ دونوں سرایت کر جائیں جس طرح بجلی برقی تاروں میں سرایت کر جاتی ہے یا جس طرح خون بدن میں جاری و ساری رہتا ہے ـــ تو وہ سماج ایک ایسے صالح معاشرہ میں ڈھل جائیگا جس میں اخوت و محبت موالات و مواسات اور ایک دوسرے کی تکریم و تعظیم کے جذبات ہوں گے ایسے معاشرہ میں کبھی بھی اختلافات و منافرت تشتت و انتشار چپقلش و کشمکش اور مخاصمت و معاندت نہیں پیدا ہو سکتی، لیکن جو معاشرہ حسن ظن و ایثار کے مخلصانہ جذبات سے خالی ہو وہ اختلافات و منافرت کے تھپیڑوں سے جلد ہی منتشر ہو جائیگا۔

میں خون کے آنسو روتا ہوں اپنے اسلامی معاشروں پر کہ جہاں تعمیر سماج کی اسلامی بنیادوں کا فقدان ہے۔ اسی لئے ہمارے سماج کی عمارت ایک ویران کھنڈر بن چکی ہے اور ہمارا سماج ایک ایسا سماج بن گیا ہے جو چپقلش و کشمکش، اختلاف و منافرت، بغض و حسد، اور جاہلی عصبیت کا آتش فشاں پہاڑ ہے۔

رونے کا مقام تو یہ ہے کہ اس جرم کے مرتکب صوفیاء، اتقیاء، زہاد، علماء، طلباء، اور عوام، سب ہیں۔ جسکا نتیجہ یہ ہے کہ آج کوئی ایسا سماج نہیں جہاں اتفاق و اتحاد کے عناصر پائے جاتے ہیں

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو روح کو گرما دے جو قلب کو تڑپا دے

## جرم کس کا ہے

مدارس، ادارے، کالج اور یونیورسٹیاں ہی وہ جگہیں ہیں جہاں سے تعلیم و تربیت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ جہاں سے قوم کے دانشور ذی شعور اور ہونہار افراد جنم لیتے ہیں اور جہاں سے ائمہ، فکر و فن، مجتہدین فکر و نظر ماہرین علوم و فنون، مخترعین آلات و وسائل اور قائدین دعوت و تحریک پیدا ہوتے ہیں۔ جو اقوام و ملل کی زندگی میں فکری، علمی، دینی، صنعتی اور سیاسی انقلاب پیدا کرتے ہیں اسلئے ہر مہذب قوم مدارس اور دانشگاہیں قائم کرتی اور انہیں اعلیٰ سے اعلیٰ معیار پر چلانے کا زبردست اہتمام کرتی ہے۔ مسلمان جو عالم انسانی کی سب سے متمدن قوم ہے اس کی تاریخ تعلیمی و تربیتی کارناموں سے لبریز ہے، چنانچہ اسلامی تاریخ ہزاروں، لاکھوں، مدرسوں، اداروں، اور یونیورسٹیوں کے تذکروں سے معمور ہے، جو اس بات کی روشن دلیل ہے کہ مسلمانوں نے اپنی پوری تاریخ میں مدرسوں کو بڑا اہم مقام دیا ہے۔

پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

مدرسہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہندوستانی مسلمانوں نے اسلام کی حفاظت و صیانت اور دینی غیرت و حمیت کے احساسات و جذبات کے ساتھ ماضی و حال میں مختلف ادارے اور مدارس قائم کئے جو ہندوستان کے گوشے گوشے میں سرگرم عمل ہیں، جہاں سے ائمہ فکر و فن مجتہدین فکر و نظر، ماہرین علوم و فنون اور قائدین دعوت و تحریک نے جنم لیا، اور ایسے انقلابی افراد پیدا ہوئے جو دین کے داعی اور اسلام کے سپاہی ثابت ہوئے جنہوں نے مسلمانان ہند کی زندگی میں زبردست فکری، علمی، دینی، اور سیاسی انقلاب پیدا کیا جنہیں تاریخ ہند کبھی نہیں بھلا سکتی ہے۔

یہ ہے ہندوستان کے اسلامی مدارس کا کتنا تابناک ماضی مگر آج کے اکثر شہری و دیہی مدارس اپنے قیام کے بلند مقاصد کو بھول چکے ہیں اور ان سے وہ نتائج نہیں برآمد ہو رہے ہیں جن کے لئے ان کا قیام عمل میں آیا تھا۔ آج کے مدرسے کے اکثر فضلاء دختر میں علوم و فنون سے عاری، روح اسلام سے ناواقف، ماضی حال اور مستقبل سے ناآشنا، دینی تقاضوں سے جاہل، عصری مطالبات سے بے خبر ہیں، اور جن کی نگاہیں عقابی فکر و وسعت نظر، دینی حمیت، اور اسلامی غیرت سے قطعاً خالی ہوتی ہیں، یہ بیچارے مدرسوں سے فارغ ہو کر امت مسلمہ کی مشکلات و مصائب کو دور کرنے کے بجائے خود امت کی ناتواں کمر پر ایک بوجھ بن جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں امت کی حالت بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے اور دینی مدارس کے سلسلے میں عوام و خواص میں عجیب بدظنی پھیلتی جارہی ہے۔

ان نتائج کے پیدا کرنے میں کچھ جرم اصحاب تعمیر کا بھی ہے جس میں جدید علوم، صنعت و حرفت اور دوسرے عصری تقاضوں سے بڑی بے اعتنائی برتی گئی ہے۔ لیکن سب سے پہلے اصل جرم ان ارباب مدارس کا ہے جو کرسی اقتدار سنبھالے فقط اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں اور اپنے حاشیہ نشینوں اور خوشامدیوں کی جھرمٹ میں کسی شہنشاہ اعظم کا تزک و احتشام محسوس کر رہے ہیں۔ جن کے قلوب میں خدا پرستی کے بجائے نفس پرستی متمکن ہے۔ جو اسلامی حمیت، دینی غیرت، سینہ سوختہ، درد و دل اور خاشاک میراث کو خاکستر کر دینے والے شعلۂ جوالہ سے محروم ہیں اور جو افسوس و افسوں میں الجھ کر محض اپنے اقتدار اعلیٰ کی حفاظت و صیانت کے لئے تعلیم و تربیت کے اصول و مبادی اور ان کے تقاضوں کے پرخچے اڑا رہے ہیں حالانکہ ؎

کار ملت نہ با فسانہ و افسوس باشد
سینہ سوختہ و درد دل باید

دوسرے نمبر پر جرم ان اساتذہ و نگران کا بھی ہے جو طلبہ کا گلا گھونٹ رہے ہیں، اور انہیں وسعت نظر، بلندی فکر، ذوق درایت، علم و فن اور فہم دین کی صالح غذا دینے کے بجائے ان کے اندر عصبیت، تنگ نظری، سطحیت، کم علمی، کم فہمی، اور کور مغزی پیدا کر رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اساتذہ مدارس کو ارباب مدارس کی حاشیہ نشینی، خوشامد اور کاسہ لیسی کی بیماری میں مبتلا ہونے کی وجہ سے طلبہ کی علمی، فکری، اور سماجی زندگی کی اصلاح کا موقع ہی نہیں مل پاتا۔

انہی باتوں کا نتیجہ ہے کہ موجودہ مدارس ایسے خرابے اور صید ہجین بن گئے ہیں جہاں نہ زندگی کی چہل پہل ہے، نہ مقصد و نصب العین سے لگن اور محبت ہے نہ علم و معرفت ہے اور نہ بلند نگاہی ہے، اقبال جیسا جانی شاعر ان ناگفتہ حالات کو دیکھ کر یاس و قنوط کی زبان میں یوں نالہ و شیون ہوا ہے ؎

اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غمناک
نہ زندگی، نہ محبت، نہ معرفت، نہ نگاہ۔

# بلڈنگ فنڈ

اخبار ترجمان یکم فروری [illegible] کے صفحہ ۹ پر راقم الحروف کا ایک مضمون بعنوان بلڈنگ فنڈ اور درس ٹیچ [illegible] ترجمان کی نظر سے گذرا ہوگا جس میں احقر نے تحریر کیا تھا کہ [illegible] میں بلڈنگ کا کام شروع کر دیا جائے گا مگر [illegible] میں نہ تو کوئی زمین ملی تھی اور نہ ہی کوئی تیار بلڈنگ ملی تھی حالانکہ تعمیری کمیٹی کے ارکان نے بہت کوشش کی تھی۔ اخبار ترجمان [illegible] اگست [illegible] میں یہ مژدہ جانفزا نظر سے گذرا کہ جمعیۃ اہلحدیث ہند کے لئے ایک ایسے دفتر کی ضرورت عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی جو مرکزی جمعیۃ کے شایان شان ہو اور موزوں و مناسب جگہ ہو الحمد للہ بعد تلاش بسیار جامع مسجد سے قریب اور [illegible] میں لب سڑک ایک [illegible] بلڈنگ کا ساڑھے تین لاکھ روپے میں سودا ہو گیا ہے اور بطور بیعانہ [illegible] ہزار روپے [illegible] دے دیئے گئے ہیں مزید تفصیلات آئندہ دی جائیں گی [illegible]

میں نے اپنے [illegible] سفر میں جس میں بلڈنگ کے لئے فنڈ کی فراہمی کے لئے [illegible] کو بہت زیادہ [illegible] اور [illegible] جہاں گیا لوگوں نے [illegible] سے [illegible] چندہ دیا۔ اور [illegible] خوشی کا اظہار کیا [illegible] احتیاطاً [illegible] وصول کر کے اپنے پاس [illegible] [illegible] سب سے پہلے ایک ہزار روپیہ [illegible] [illegible] سے ایک ہزار [illegible] [illegible] ہزار روپے کا ڈرافٹ [illegible] [illegible] وقت کی بات ہے جب بلڈنگ کے [illegible] اور نہ ہی کوئی بلڈنگ خرید کر بیعانہ دیا گیا تھا۔ اب جبکہ [illegible] بلڈنگ خریدی گئی ہے اور [illegible] ہزار روپیہ بیعانہ بھی دے دیا گیا ہے جماعت [illegible] جلد سے جلد روپیہ فراہم کر کے باقی رقم دے کر بلڈنگ اپنے قبضہ میں لے لیں۔

[illegible] بلڈنگ کے لئے [illegible] روپیہ جمع ہوا ہے [illegible] حساب سے وصول کی گئی تھی اس طرح سے [illegible] قریب سے قریب شخص کا روپیہ بھی لگا ہوا ہے [illegible] اور اب بھی بلڈنگ مل جانے کے بعد انشاء اللہ [illegible] جماعت کے [illegible] شخص خواہ غریب ہو یا امیر شریک ہو سکے [illegible] ضرورت ہے اس لئے [illegible] جماعت [illegible] ضرورت ہے کہ جماعت کے [illegible] اس طرف متوجہ ہوں اور [illegible] [illegible] جماعت [illegible] ۲۹ [illegible] مسجد [illegible] مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند کی مجلس عاملہ کی ایک میٹنگ ہوئی اس میں طے [illegible] جلد سے جلد چندہ کی فراہمی کے [illegible] جماعت کے ہر فرد سے [illegible] [illegible] بھرپور تعاون کیا جائے۔

حافظ [illegible] صاحب [illegible]

---

## ازجماعت کے [illegible] سے

[illegible]

---

کے بجائے انہیں کاٹ [illegible] اور انہیں الگ [illegible] کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

[illegible] ہماری جماعت میں کوئی تنظیم [illegible] نوجوانوں کی [illegible] اور [illegible] کی فراہمی کے احساسات و جذبات پیدا ہوں۔ اور ہماری جماعت [illegible] نوجوانوں کی صحافتی [illegible] صلاحیت [illegible] کے لئے کوئی [illegible] تنظیمی شعبہ قائم [illegible] [illegible]

## اقتباس افتتاحی خطبہ

[illegible]

---

اور [illegible] کے [illegible] [illegible] اور [illegible] کے [illegible] [illegible] غالب [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] ضرورت ہے [illegible] اور اخلاقی جرأت [illegible] [illegible] تمام [illegible] ذہانتیں اور صلاحیتیں [illegible] [illegible] کسوٹی [illegible] استحکام اور [illegible] کی [illegible] [illegible] مفید ہو سکتا ہے۔

[illegible] پورے ملک کے لئے باعث رحمت و برکت ہوگا۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی گذارش ختم کرتا ہوں اور خدائے قادر و توانا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری صحیح رہنمائی کرے ہم کو قدم [illegible] عطا فرمائے اور ہمارے دل میں [illegible] کا درد اور ملت کے تحفظ کا وہ جذبہ پیدا کرے جو تمام جماعتی گروہی اور مسلکی [illegible] اور دلچسپیوں پر غالب رہے۔

ربنا آتنا من لدنک رحمۃ و هیئ لنا من امرنا رشدا۔

ابوالحسن علی

۱۸ شوال المکرم ۱۳۹۷ھ

یکم اکتوبر ۱۹۷۷ء

پانچویں قسط

از مدیر

# ہمارا دورۂ جنوبی ہند

۲۳ر اپریل ۱۹۸۰ء کو ہمارا قافلہ کالیکٹ سے روانہ ہوا۔ پالگھاٹ کی طرف ہمارا رخ تھا۔ پالگھاٹ کو جانے والی سڑک پر کچھ مسافت طے کرنے کے بعد ہماری گاڑی اس سڑک کو چھوڑ کر بائیں جانب ایک ناہموار سڑک پر مڑ گئی۔ معلوم ہوا کہ چند میل کے فاصلہ پر ایک جگہ "اڑتھاٹ کرا" ہے وہاں بھی مجاہدین کا ایک یتیم خانہ و مدرسہ ہے اور ہمیں وہاں چلنا ہے۔

ہم لوگ وہاں پہونچے تو مدرسہ و یتیم خانہ کے ذمہ داران و یتیم بچے و طلبہ و اساتذہ جو ہمارے انتظار میں تھے بڑی گرمجوشی اور خلوص و محبت سے ملے۔ ترحیب ضیافت کا ان حضرات نے اچھا اہتمام کر رکھا تھا۔ مختصر اجلاس میں اس بات پر بڑی خوشی کا اظہار کیا گیا کہ اہل حدیث و ندوۃ المجاہدین جو ایک ہی مشرب و مسلک کی تنظیمیں ہیں اور اس ملک میں دونوں کے اہداف و مساعی ایک ہیں اور جو ایک ہی ملک میں کام کرنے کے باوجود اب تک ایک دوسرے سے غیر مربوط رہی ہیں اب مربوط ہو رہی ہیں۔ ان ترحیبی کلمات میں خواہش ظاہر کی گئی کہ میں جمعیۃ اہل حدیث ہند کی تاریخ اور اس کی مساعی سے انہیں آگاہ کروں جس سے کہ وہ اب تک ناواقف رہے ہیں اور ہمارے اس دورے نے ان کے اندر اس جمعیۃ اور اخوان اہل حدیث کے نشاطات و مساعی سے واقفیت کی ایک خواہش پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ میں کچھ دیر اس موضوع پر بولا جس کا ملیالم ترجمہ ساتھ ساتھ ہوتا رہا اور حاضرین نے بڑے شوق اور دلچسپی سے سنا۔ قریب ہی ایک سرکاری اسکول بھی تھا جس کے معلمین و معلمات نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی اور پورے پروگرام میں سب نے دلچسپی لی۔

ہمیں مجاہدین کے اس ادارے اس یتیم خانے و مدرسہ سبیل المسلمین کی کارکردگی سے آگاہ کیا گیا جس کا قیام ۱۹۵۹ء میں عمل میں آیا تھا اور جو ندوۃ المجاہدین کی شاخ "انجمن ہدایۃ المتقین" کے تحت چل رہا ہے اور ندوۃ المجاہدین کے دوسرے اداروں کی طرح یہ ادارہ بھی بڑے اچھے انداز میں چل رہا ہے اور اس کی ترقی کے متعدد پلان اس ادارہ کے ذمہ داران کے پیش نظر ہیں اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو دن دونی ترقی دے اور دین و ملت کا اسے بھی ایک مضبوط قلعہ بنا دے۔

ہم لوگ وہاں کے پروگرام سے فارغ ہوئے تو پھر اسی سڑک پر آ گئے جو کالیکٹ سے پالگھاٹ کو جاتی ہے۔ کالیکٹ سے پالگھاٹ کافی دور ہے اور ہم بذریعہ کار یہ مسافت طے کر رہے تھے۔ راستہ نشیب و فراز کا تھا سڑک کھیتوں و پہاڑیوں سے ہو کر گزرتی تھی اور ہریالی و گلشن پر بہار نے راستے اور اس کے ماحول کو بڑا خوش منظر بنا دیا تھا۔ ہمارے بائیں جانب اس اونچے پہاڑ کا ایک طویل سلسلہ تھا جو کیرالا کو تامل ناڈو سے جدا کرتا ہے۔ ہم اس منظر سے محظوظ ہو رہے تھے اور اس سفر میں جناب اے پی عبدالقادر مولوی جوائنٹ سکریٹری ندوۃ المجاہدین بھی ہمارے ساتھ تھے۔ جب ہم اس راستہ میں ان بعض قریبی مقامات سے گزرے جن سے مجاہدین کی کچھ تبلیغی یادیں وابستہ ہیں تو موصوف نے ان مقامات میں کی جانے والی تبلیغی مساعی کا تذکرہ کرتے ہوئے مجاہدین کی تبلیغ کا وہ طریقہ بتایا جو ان لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے اور جو بڑا مفید اور بار آور ہو رہا ہے۔ موصوف نے ہمیں بتایا کہ ہم نے مختلف موضوعات پر مثبت و مدلل انداز میں بولنے کے لئے مختلف علماء کو تیار کیا ہے کسی کو توحید کے موضوع پر کسی کو اتباع سنت کے موضوع پر وغیرہ وغیرہ۔ جب ہم کسی گاؤں کو تبلیغ کے لئے منتخب کرتے ہیں تو پہلے اس عالم کو اس گاؤں میں بھیجتے ہیں جو توحید کے موضوع پر کتاب و سنت کی روشنی میں مثبت و مدلل انداز میں بولتا ہے۔ وہ تین چار پانچ روز حسب ضرورت اس گاؤں میں گزارتا ہے اور گاؤں والوں کو نمازوں کے بعد موقع ہو تو انہیں جمع کر کے قرآن و حدیث کی روشنی میں توحید انہیں سمجھاتا ہے اس کے بیان میں نہ جارحیت ہوتی ہے نہ کسی مسلک و مشرب کا تذکرہ اور اس پر تنقید چونکہ قرآن و حدیث پر ہر مسلمان کا ایمان ہے اس لئے قرآن و حدیث سے مسلمان بہر حال متاثر ہوتا ہے اور اس طرح تبلیغ کا اثر لازماً ہوتا ہے اس عالم کی واپسی کے بعد ہم اس عالم کو اس گاؤں میں بھیج دیتے ہیں جو اتباع سنت پر مدلل و مثبت انداز میں بولتا ہے اور وہ اسی طرح حسب ضرورت اس گاؤں میں چند دن گزارتا ہے اور محبت و نرمی و دلسوزی و دردمندی کے ساتھ انہیں نصیحت کرتا ہے اس طرح ان پر خاطر خواہ اثر ہوتا ہے اور ان میں خیر پسند عناصر بدعات و خرافات سے تائب ہو کر ہمارے ساتھ ہو جاتے ہیں کبھی کبھی بعض مسائل میں مخالفین کی طرف سے حجت و مناظرہ کی صورت پیدا کر دی جاتی ہے تو ہم اس سے بھی نمٹتے ہیں چنانچہ موصوف نے ہمیں بعض مناظرے کے واقعات بھی سنائے۔

سبحان اللہ! کیا حکیمانہ طریقہ ہے جو ہمارے ان مجاہدین اخوان نے اختیار کر رکھا ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ان کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے اور ان میں آمد کا سلسلہ برابر جاری ہے اور کافی لوگ بدعات و خرافات سے تائب ہو کر دین خالص کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ کثر اللہ سوادہم و جزاہم احسن الجزاء۔

دوپہر ہوتے ہوتے ہم لوگ پالگھاٹ پہنچ گئے۔ ندوۃ المجاہدین کے صدر جناب کے اے سلیمان صاحب پالگھاٹ ہی کے رہنے والے ہیں جو ۲۲ اپریل سے ہمارے ساتھ تھے پالگھاٹ پہنچ کر ہم لوگ صدر صاحب کے گھر اترے۔ وہیں دوپہر کا کھانا کھایا گیا، نماز ادا کی گئی اور کلیۃ المجاہدین کو جو شہر کے باہر کچھ دور پر واقع ہے دیکھنے کے لئے گئے۔ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں ان دنوں کیرالا کے کلیات و جامعات میں تعطیل تھی پھر بھی ہمیں وہاں بعض طلبہ اور کالج کے بعض ذمہ داران بھی وہاں موجود تھے ہمیں مدرسہ کی لائبریری اور اس کے کلاس روم دکھائے گئے اور اس کی تفصیلات سے آگاہ کیا گیا۔ کالج بڑی کھلی اور پر فضا جگہ واقع ہے اس میں "افضل العلماء" کی تعلیم ہوتی ہے اور صرف اسی کلاس کے طلباء اس میں داخل کئے جاتے ہیں۔

کلیۃ المجاہدین سے واپس ہوئے تو اندرون شہر مجاہدین کی ایک درسگاہ "مدرسۃ المجاہدین" میں حاضری ہوئی۔ وہاں حاضرین کی تعداد کافی تھی کچھ دیر ضیافت و ترحیبات کا سلسلہ چلا پھر وہاں سے نکل کر مجاہدین کی بعض مساجد دیکھی گئیں ہمیں بتایا گیا کہ جب اول اول کچھ لوگ یہاں مجاہدین میں شامل ہوئے تو انہیں مقلدین و بدعتیوں نے بہت ستایا اپنی مسجدوں میں ان کا آنا اور نماز پڑھنا مشکل کر دیا۔ تو انہوں نے عاجز آ کر الگ اپنی مسجد بنائی۔ اور اپنا الگ تبلیغی سلسلہ شروع کیا جس سے ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا اور اب پالگھاٹ میں ان کی خاصی تعداد ہے اور ان کی کئی مسجدیں وہاں بھی ہیں۔ وہاں مارکیٹ میں چند دکانوں پر مشتمل ان کی ایک بلڈنگ بھی ہے۔ وہ دکانیں کرایہ پر اٹھی ہوئی ہیں اور ان سے ماہانہ سات سو روپے کی آمدنی ہوتی ہے اس میں مزید چند دکانیں بنانے کا پروگرام ہے جس سے لگ بھگ ڈھائی ہزار روپے ماہانہ کی آمدنی ہو سکے گی۔ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ مجاہدین اپنے اداروں کو خود کفیل بنا دینے کے لئے مستقل ذرائع آمدنی کا خاص خیال رکھتے ہیں تاکہ وہ ادارے مضبوط بنیادوں پر چل سکیں۔

پالگھاٹ سے ہمارا پروگرام ارناکولم جانے کا تھا ہم نے دوپہر سے عشاء تک پالگھاٹ میں گزارا عشاء کے بعد ہم لوگ بذریعہ ٹرین ارناکولم کے لئے روانہ ہوئے ہمارے بزرگ و محترم جناب شیخ محمد کوئی ہمارے ساتھ تھے صبح ہوتے ہوتے ہم لوگ ارناکولم پہنچ گئے۔ اور فجر کی نماز ہم نے "مسجد اہل حدیث ارناکولم" میں ادا کی جس کے متولی جناب حاجی عیسیٰ حاجی عبدالستار سیٹھ ہیں حاجی صاحب موصوف وہاں کی ایک بڑی معزز و محترم شخصیت ہیں اردو سے بخوبی واقف ہیں ترجمان کے بہت پرانے خریدار ہیں اور بالالتزام اسے پڑھتے ہیں۔ اب کافی ضعیف ہو چکے ہیں مگر دینی تڑپ اور جماعتی جذبہ میں کوئی ضعف نہیں آیا ہے۔ ہم لوگوں سے بڑی محبت کے ساتھ ملے اور حاجی صاحب موصوف نے نیز وہاں تمام حضرات نے ہم لوگوں کے ساتھ بڑی تکریم و تبجیل کا برتاؤ کیا جزاہم اللہ خیرا۔

حاجی صاحب کے ایک جواں سال فرزند جناب محمد بابو ہیں جو بڑے نیک دل اور دینی جذبے سے سرشار ہیں۔ بیس سال تک جماعت اسلامی میں رہ کر اب اس سے الگ ہو چکے ہیں۔ ان کے چچازاد بھائی جناب طاہر صاحب بھی اسی انداز کے نیک دل نوجوان ہیں ان نیک دل نوجوانوں نے ارناکولم میں ایک یتیم خانہ قائم کر رکھا ہے جو کہ یمین یتیم ٹرسٹ کے تحت چل رہا ہے جناب محمد بابو اس کے صدر ہیں اور جناب طاہر صاحب اس کے جنرل سکریٹری یہ بڑی سوجھ بوجھ کے اور بڑے باوقار سنجیدہ نوجوان ہیں اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ یہ ادارہ چلا رہے ہیں۔

اسی یتیم خانہ سے متصل دار العلوم ہائی اسکول چل رہا ہے جس کے متولی و مہتمم جناب حاجی عیسیٰ صاحب حاجی عبدالستار سیٹھ ہیں اسی ادارہ کے ساتھ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

# ہماری کتابیں

**مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح**

شیخ الحدیث مولانا عبید اللہ صاحب مبارکپوری کی وہ مایہ ناز کتاب ہے جو اس صدی کے عظیم ترین اسلامی کتب خانوں کی زینت بنی ہے اس میں اسماء الرجال پر شاندار بحث ہے علمی و دینی و فقہی و اختلافی مسائل پر محققانہ منصفانہ طرز پر بحث و تحقیق کے ساتھ لکھا گیا ہے جو اس علم کی تشنگی بجھانے کے لئے کافی ہے

قیمت جلد اول ..... -/۳۰
دوم ..... -/۳۵
سوم چہارم پنجم و ہر جلد الگ الگ جلد ششم ..... -/۳۵

**ابن ماجہ (اردو) صحاح ستہ میں** سے یہ کتاب ہے احادیث نبوی کا ذخیرہ ہے تمام ضروری مسائل کے سلسلہ میں تمام کتب احادیث سے بے نیاز کر دیتی ہے جو شخص ہر مسئلہ پر احادیث کی مختلف روایات دیکھنا چاہیں وہ اس کا مطالعہ کریں

قیمت -/۲۰

**جامع ترمذی (اردو)** احادیث کا معتبر ذخیرہ ہے یہ بھی صحاح ستہ میں سے ایک ہے۔ اس میں حدیث کے متعدد پہلو اور مختلف مسائل پر فقہ کے مذاہب کی اچھی طرح وضاحت کی گئی ہے۔

قیمت دو جلد -/۴۰

**دفتر تقویم** - [illegible]
کتاب ہذا روزمرہ زندگی کے تمام مسائل پر قرآن و حدیث کی روشنی میں مختصر انداز میں آپ کو [illegible] اس کتاب کا مطالعہ [illegible] یہ کتاب ہر گھر میں [illegible] کی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

قیمت [illegible] جلد -/۱۱

**چمن اسلام** - یہ [illegible] بچوں کے لئے [illegible] پڑھنے [illegible] اور قرآن و حدیث کی روشنی میں [illegible] اور دوسرے [illegible] اچھی طرح [illegible] بچے مسلمان [illegible] پرائمری کی تعلیم [illegible] چاہئے

قیمت قاعدہ [illegible] حصہ اول [illegible] حصہ دوم -/۱ حصہ سوم [illegible] حصہ چہارم [illegible] حصہ پنجم -/۲

**اہلحدیث کا مذہب** - مولانا ثناء اللہ امرتسری کی وہ عظیم الشان کتاب ہے جس میں جماعت اہلحدیث کے مسلک امتیازی مسائل کو عجیب پیارے دلنشیں انداز میں سمجھایا گیا ہے۔ اور جماعت پر عائد کردہ الزامات کا بہت معقول و مدلل جواب دیا گیا ہے جو لوگ اردو زبان میں کہ مسلمانوں میں توحید و سنت کا رواج عام ہو مسلک اہلحدیث کی حقیقت کو لوگ سمجھیں اور اہلحدیث پر عائد کردہ الزامات کی حقیقت سے واقف ہوں تو اس کتاب کا مطالعہ کریں ... اور اللہ توفیق دے تو اس کو زیادہ سے زیادہ خرید کر دوسروں کو مطالعہ کرائیں اور اپنی لائبریریوں میں رکھیں دوست و احباب کو تحفہ میں دیں۔ اور مفت تقسیم کریں قیمت بہت تھوڑی رکھی گئی ہے۔ [illegible] -/۲

**شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب** - بارہویں صدی کے اس مجدد اعظم انقلابی مجدد [illegible] اور عزم و ہمت کی تاریخی شخصیت [illegible] عرب و عجم [illegible] اور جس کا نام سنکر آج بھی اہل شرک و بدعت کانپ اٹھتے ہیں اور جس نے اہل عرب کے اندر ایک اسلامی روح پھونک دی آپ بھی اس کے مطالعہ سے اپنے اندر ایک نیا ولولہ نیا جوش اور ایمانی تازگی محسوس کریں گے اپنے دوست احباب کو اس کا مطالعہ کرائیں نئی ایمانی قوت سے ہمکنار کیجئے۔

قیمت بہت مختصر صرف پانچ روپئے -/۵

**خانی بائیکاٹ** - مولانا ثناء اللہ امرتسری کی مشہور [illegible] محققانہ مصنفانہ [illegible] جس سے آپ کو [illegible] واقف ہو جائیں گے یہ کتاب [illegible] تمام مذاہب کی معلومات کے لئے تصنیف کی ہے [illegible] اس سے بڑی آسانی سے تمام مذاہب کی معلومات حاصل کی جا سکتی ہے اور جب [illegible] دوسروں کو بھی مطالعہ کرا سکتے ہیں۔ [illegible] مطالعہ کے شوقین اسے اپنی لائبریری کی زینت بنائیں۔ قیمت صرف [illegible]

**رد عقائد بدعیہ** - بدعت کیا ہے بدعتی کا انجام کیا ہے اور اس سے کتنی تباہی اسلام اور مسلمانوں پر آئی ہے اور وہ کون سی چیزیں ہیں جو بدعت میں شمار کی جا سکتی ہیں ان کا جواب دور کسطرح کیا جائے اس کے لئے شیخ الحدیث مولانا [illegible] کی اس انوکھی تصنیف کا مطالعہ کیجئے

قیمت صرف ۲/۲۵

**اسلامی کہانیاں** - پیارے بچے بچیوں کے لئے تہذیب و اخلاق سکھانے والی تعلیمی ذوق پیدا کرنے والی اصلاح و تربیت کے لئے ایمان افروز پیاری پیاری کہانیاں اس میں درج کی گئی ہیں جن کو یاد کرکے اور پڑھ کر بچے بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور انجمنوں میں سنا کر اپنی شان بڑھاتے ہیں۔

قیمت حصہ اول ۱/۲۵ دوم ۱/۲۵ سوم ۱/۲۵

**حسن بصری** - حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر تابعی ہیں جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تربیت پائے ہیں ام المومنین ان کو اپنے سینے سے لگا لیتی تھیں ان کے جلیل القدر علم و فضل کا بڑا اثر تھا۔ یہ عظیم محدث و مفسر تابعی گذرے ہیں ان کے حالات زندگی کے مطالعہ کیلئے اس کتاب کو پڑھئے۔ قیمت صرف -/۸۰

**دینی تحریکوں میں بناؤ بگاڑ کا مفہوم**

اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ دینی تحریکوں میں کس طرح بگاڑ آتا ہے اور کس طرح ترقی کرتی اور کس طرح ان تحریکوں کو تاریخی شواہد و واقعات کی روشنی میں اس کتاب کا مطالعہ کیجئے اور ترقی کے اوصاف حمیدہ کو اپنے اندر پیدا کیجئے۔

قیمت کچھ زیادہ نہیں۔ -/۸۰

**ماہ ربیع الاول اور حب رسول کے مظاہرے**

ماہ ربیع الاول اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق عوام میں افراط و تفریط کا کتنا غلط رجحان پیدا ہو گیا ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ ماہ ربیع الاول کو کس طرح گذارا جائے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق از روئے قرآن و حدیث کیسی عقیدت رکھنی چاہئے اور اس پر کس طرح عمل پیرا ہوں۔ اس کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کیجئے۔ ان شاء اللہ دلائل واضح ہونے سے آپ کی پوری تشفی ہو جائے گی۔

قیمت بہت کم صرف -/۵۰

**اہلحدیث اور سیاست** -

تحریک اہلحدیث نے ماضی میں کیا کیا تاریخی سیاسی اور مجاہدانہ کارنامے ہندوستان کی تاریخ میں انجام دیئے ہیں اور ہندوستان کی فضا پر کیا اثرات چھوڑے ہیں اور ہندوستان کی جنگ آزادی میں کیا قابل فخر رول ادا کیا

جماعت کے ان دیرینہ سیاسی بصیرت افروز حقیقتوں کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صاحب کی اس زندہ جاوید کتاب کا مطالعہ کیجئے۔ قیمت -/۹

**خالد بن ولید** -

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم صحابی و مجاہد کی سوانح حیات اور اس کے عظیم مجاہدانہ کارناموں کی تاریخ ہے جس کو آپ نے سیف اللہ کے خطاب سے نوازا تھا یہ وہی اللہ کا سپاہی ہے جس کے ہاتھ سے جنگ موتہ میں آٹھ تلواریں ٹوٹ گئیں اس کے بعد اس کو لکڑی کا ڈنڈا دیا گیا تو وہ خدا کی قدرت سے تلوار بن گئی یہ وہی عظیم اسلامی سپہ سالار ہے جس کے پاس روم و ایران کا بڑا لشکر آئے کر گفتگو میں اسلامی جنگ نہ ختم ہوجاتی تھی لیکن اپنی قوم کے پاس واپسی کی خبر لیکر نہ جاتے تھے خالد بن ولید نے ان کے ہاتھ سے اس زہر کو لیکر بسم اللہ پڑھ کر حلق سے نیچے اتار لیا اور بے حس و حرکت جیرانی کے عالم میں ان کو تکتے رہے اور اسلام کی صداقت سے قائل ہو کر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

اگر آپ اس عظیم صحابی مجاہد و سپہ سالار کی زندگی کے بے شمار کارناموں کو اور اس دور کی زبردست فتوحات کا حال پڑھنا چاہتے ہیں تو اس کتاب کا مطالعہ کیجئے

قیمت -/۶

**مشروع و ممنوع وسیلہ کی حقیقت** -

یہ وسیلہ جیسے نازک موضوع پر ایک بے مثال کتاب ہے۔ وسیلہ حقیقت میں اعمال صالحہ اور زندہ نیک بزرگوں کی دعائیں اور اپنی دعائیں ہیں۔ کسی کا نام لیکر اللہ پر دباؤ ڈالنا کہ فلاں کے صدقے میں یا فلاں کے طفیل میں ہماری دعا قبول فرما اس میں شرک کی بو آتی ہے بہر حال اس موضوع پر یہ بہترین کتاب ہے۔

قیمت -/۹

**قرآن خوانی اور ایصال ثواب** -

جس میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن خوانی فاتحہ تیجہ چہلم اور برسی وغیرہ بدعات مروجہ کا ثواب مردوں کو نہیں پہنچتا۔ اور ایصال ثواب کا صحیح طریقہ کیا ہے۔

قیمت ۱/۵۰

**صیانۃ الحدیث** -

علم حدیث کی تاریخ حدیث کی حفاظت صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین، محدثین نے کس قدر احتیاط کے ساتھ احادیث کی تدوین کی ہے اس کی تفصیل پر منکرین حدیث کے اعتراضات کا تاریخی شواہد کے ساتھ مدلل جواب دیا گیا ہے

مصنفہ مولانا عبدالرؤف صاحب جھنڈا نگری
قیمت اول ۳/۵۰ قیمت دوم -/۶

**تردید حاضر و ناظر**

یہ مسئلہ علم غیب للنبی و حیات النبی پر خطیب الہند مولانا عبدالرؤف صاحب جھنڈا نگری کی زبردست کتاب ہے بریلوی فرقہ کے عقائد کا قرآن و حدیث اور تاریخی دستاویزات کی روشنی میں مدلل و مفصل رد کیا گیا ہے اس عنوان پر حرف آخر ہے ہر ایسے شخص کو جو ذہنی ناشکری کا شکار ہو اس کا اپنے پاس رکھنا اور دوست و احباب کو مطالعہ کرانا بے انتہا ضروری ہے۔ قیمت -/۲

## فضائل ماہ محرم و یوم عاشوراء ایک تنقیدی جائزہ

جو حضرات یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ماہ محرم کی فضیلت و اہمیت کیا ہے اور کیوں ہے اور ہمیں قرآن و سنت کی روشنی میں اس ماہ کو کس طرح گذارنا چاہئے اور اس میں کیا خرافات ہوتی ہے۔ اور افراط و تفریط سے ہم کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں ان کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔

قیمت بہت معمولی -/۸۰

## العلم والعلماء۔

طالبان علوم دین اگر ترقی و کمال کی منزلیں طے کرنا چاہتے ہیں تو اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ اس کتاب میں اسلاف کے طلب علم کے نادر واقعات تحقیق و جستجو اور علم کے حصول کے لئے عظیم کارناموں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ طلبہ کے لئے یہ کتاب بہترین کام دیتی ہے۔ ہر طالب علم کو اس کو اپنی لائبریری کی زینت ضرور رکھنا چاہئے۔ قیمت صرف -/۲

## تاریخ ادب عربی۔ (اردو)

ادب عربی کی تاریخ کے موضوع پر ایک بہترین کتاب ہے۔ جو حضرات عربی ادب کی تاریخ کے مطالعہ کے شائق ہیں وہ اس کا ضرور مطالعہ کریں۔ عربی ادب کی شخصیات عربی ادب دور جاہلیت میں اور دور اسلام میں شعراء و ادباء کا تعارف۔ یہ کتاب اس موضوع پر آپ کی تشنگی بجھا دیگی۔

قیمت -/۱۰

## اخبار الکرام باخبار المسجد الحرام۔ (عربی)

مکہ کس طرح آباد ہوا اقتباس کل مکہ کی تاریخ خانہ کعبہ سب سے پہلے کس نے تعمیر کیا۔ فرشتوں کا کعبہ۔ حضرت آدم کا کعبہ۔ ابراہیم علیہ السلام کا کعبہ۔ مسالک مختلف زمانوں میں خانہ کعبہ اور مکہ میں کیا کیا تبدیلیاں پیش آئیں کن کن لوگوں نے خاندان مسجد حرام کے متولی رہے۔ بیت اللہ میں بت پرستی کب شروع ہوئی کس نے شروع کی۔ اصحاب فیل کس طرح برباد ہوئے شہر مکہ میں اور کتنی مسجدیں ہیں کتنے قبرستان ہیں کتنے پہاڑ ہیں غرض یہ کہ مکۃ المکرمہ اور خانہ کعبہ کی ولادت سے اب تک مکمل تاریخ ہے۔ یہ کتاب عربی میں ہے اہل علم عربی داں حضرات کے لئے ایک قیمتی دستاویز ہے اور معلومات کا بہترین ذخیرہ۔ قیمت -/۱۰

## حرکۃ الانطلاق الفکری وجہود الشاہ ولی اللہ فی التجدید

یہ کتاب تحریک آزادی فکر اور شاہ ولی اللہ کی تجدیدی مساعی محدث کبیر اور امیر جمعیۃ اہلحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی کی عظیم علمی و فکری کتاب کا عربی ترجمہ ہے۔ یہ کتاب عربی دنیا اور عربی داں حضرات کیلئے علمی و اختلافی مسائل اور فقہی مسائل پر شاہ ولی اللہ کا نقطہ نظر اور ان کی کوششوں اور تحریک اہلحدیث بنیاد اس کے کارناموں کی تاریخ کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک بہترین دستاویز ہے اہلحدیث طلباء کے لئے یہ کتاب زیادہ سے زیادہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اور عرب کالجوں کے طلباء و اساتذہ اور دیگر عربی دوستوں کو پیش کرنے کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے۔ قیمت -/۲

## التوحید۔

توحید مومن کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ نجات کا سہارا توحید ہے۔ انسان و جن کی تخلیق کا مقصد توحید ہے۔ توحید ہی سے اخروی زندگی کی ابتداء ہوتی ہے اور اسی پر خاتمہ بالخیر بھی جنت کی کنجی ہے اس پر شفاعت موقوف ہے انبیاء کی دعوت کا مقصد بھی یہی تھا۔

شرک توحید کی ضد ہے سب سے بڑا گناہ اور ناقابل معافی جرم ہے لیکن آج دنیا توحید کے نام پر شرک کر رہی ہے شرک کی کتنی اقسام ہیں شرک کیا ہے توحید کیا ہے اگر اس کو سمجھنا چاہتے ہیں تو اس کتاب کا مطالعہ کیجئے بڑی زبردست کتاب ہے قیمت صرف -/۳

## المقالۃ الحسنی فی سنیۃ المصافحۃ بالید الیمنی

ایک ہاتھ سے مصافحہ کے مسنون ہونے کے ثبوت میں نہایت مضبوط دلیلیں پیش کی گئی ہیں آخر میں شیخ عبدالقادر جیلانی اور بڑے بڑے علماء و فقہاء کے اقوال نقل کئے گئے ہیں دو ہاتھ سے مصافحہ کے قائلین کی تمام دلیلوں کا مدلل اور قاطع جواب دیا گیا ہے۔ یہ کتاب ہر اہلحدیث گھر میں رہنا ضروری ہے۔

قیمت ۱/۲۵

## مقدس رسول۔

ایک دریدہ دہن آریہ سماجی نے اپنی فطرت اور گندی ذہنیت کے مطابق ایک کتاب رنگیلا رسول لکھ کر سید البشر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کیڑے نکالنے کی اور آپ کی مقدس زندگی پر داغ لگانے کی اور آپ کے خلاف نفرت پھیلانے کی مذموم کوشش کی مناظر اسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے یہ کتاب لکھ کر اس کا دندان شکن جواب دیا۔ جو لاجواب کتاب ہے آریوں کی اسلام دشمن ذہنیت کا مطالعہ کرنا چاہیں اور ان کے اعتراضات کا جواب ملاحظہ کرنا چاہیں تو اس کتاب کا مطالعہ کیجئے۔ موجودہ زمانہ میں تو اس کی ضرورت اور بڑھ گئی ہے۔

قیمت -/۲

## نغمات اسلام۔

مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے مختلف جلسوں میں سنانے اور پڑھنے کے لئے نظموں کا ایک اچھا مجموعہ ہے۔

قیمت ۱/۵۰

## ایمان۔

ایمان کیا ہے کن کن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ تقدیر کا کیا مطلب ہے۔ ایمان اور تقدیر کے معاملہ میں کن کن باتوں کے اقرار اور انکار سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے اور آدمی جہنم کا مستحق ہوجاتا ہے اس کتاب میں ایمان اور اس کے اجزاء کو پوری تفصیل کے ساتھ سمجھایا گیا ہے۔ قیمت ۱/۵۰

## سفرنامہ حجاز۔

یہ خطیب الہند مولانا عبدالرؤف جھنڈا نگری کا اس حج کا سفرنامہ ہے جو ۱۹۵۱ء میں آپ نے کیا تھا۔ بہت زیادہ دلچسپ ہے اور واقعات و لطائف و ظرائف اور مولانا کے انداز بیان نے اس میں اور جان پیدا کردی ہے حج کے لئے جانے والے حجاج کرام کے لئے اس کا مطالعہ بہت ہی زیادہ مفید ہے۔

قیمت -/۳

## دُرِ کامل۔

یہ کتاب بچوں کیلئے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر آسان عام فہم زبان میں بڑے پیارے دلنشین انداز میں لکھی گئی ہے جو بچے بے ہودہ ناول کے بجائے و غیر مسلم ہیروؤں کی داستان پڑھنے کے بجائے آپ کی زندگی اور کارناموں سے واقف ہوں۔ اور ان کے دلوں میں آپ کی صحیح محبت و عقیدت پیدا ہو۔ یہ کتاب سیرت کے موضوع پر اسلامی مکاتب و مدارس کے طلباء تعلیم کیلئے بہت ہی زیادہ مفید ہے۔

قیمت بہت مختصر صرف دو روپے ۲/

## ثنائی ترجمۃ القرآن مجید

اس قرآن کی خوبیوں کا کون معترف نہ ہوگا یہ ایسا قیمتی سرمایہ ہے جو ہر اہل حدیث پڑھے لکھے گھرانے میں رہنا ضروری ہے اور روزانہ صبح تلاوت کے وقت اسی کو سامنے رکھنا چاہئے۔ ہمارے پاس تھوڑا سا اسٹاک آگیا ہے جن کو اس کی ضرورت ہو فوراً لکھیں اسٹاک کے ختم ہونے پر ہم آرڈر کی تعمیل نہ کرسکیں گے۔

قیمت مجلد مع -/۳۵

## رسوم اسلامیہ

شادی بیاہ وغیرہ میں رسوم مروجہ وغیر شرعیہ پر مولانا امرتسری کا بہترین کتابچہ ہے۔ اس کو خرید کر مفت تقسیم کرانا اور مطالعہ کرانا چاہئے قیمت بہت مختصر -/۹۰

## معلومات عامہ

اسلامی پرائمری اسکول کے نصاب تعلیم کے لئے جمعیۃ اہلحدیث ہند کی طرف سے عام معلومات کے موضوع پر بہترین کتاب ہے شاید اب تک اس موضوع پر اس سے اچھی کتاب مارکیٹ میں نہیں آئی مکاتب اہل حدیث کے علاوہ سارے اسلامی مکاتب کے نصاب میں اس کو داخل کرنا بہت مفید ہے اس کو ہر جگہ بے حد پسند کیا جارہا ہے

قیمت اول ۱/۲۰ دوم ۱/۲۵ سوم ۱/۵۰


# حج مسنون

اسلام کے پانچویں رکن حج کے موضوع پر اردو زبان کی نہایت مقبول کتاب جس میں حج کے مسائل کو نہایت آسان انداز میں انتہائی تحقیق کے ساتھ اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ حاجی کو اس کتاب کے سوا کسی معلم کی ضرورت نہیں رہتی۔

نہایت دیدہ زیب اور اعلیٰ طباعت سے مزین

قیمت ۲ روپے پچاس پیسے

نیز ہر قسم کی دینی کتابیں و قرآن مجید ملنے کا پتہ:

الدار السلفیہ حامد بلڈنگ

مومن پورہ۔ بمبئی ۱۱

## تحسین اخلاق۔

انسان کے اخلاق کو درست اور معاشرتی معیار کو بلند کرنے کے لئے شاندار روایات، اخلاقی ہدایات، ذریں اقوال اور سنت نبوی کے زیادہ قیمتی ذخیرے ہیں، مگر جب تک آپ کی زندگی میں ان معاشرتی اخلاق اور سیاسی زندگی اسی سانچے میں نہ ڈھلے... اس کتاب کا مطالعہ کریں اس کتاب کی خوبیوں کا اندازہ اس کے دیکھنے سے ہی ہوتا ہے۔ اس کتاب کو ... ہے، اور درس طلبہ کے لئے ... بہت زیادہ مقبول ہے۔

قیمت بیس روپئے ۲۰/-

## تحریم الخمر والزنا والمعازف والعشق

یہ کتاب علامہ نواب صدیق حسن خاںؒ کی تصنیف ہے، شراب خوری، زنا کاری، ملاہی، گانے بجانے، عشق وغیرہ ... علاوہ معاشرتی معاشی اور جسمانی ... قرآن اور حدیث نبوی میں ان کے متعلق کیا کچھ ارشاد فرمایا گیا ہے، اسلام میں ان کا کیا مقام ہے، اسے مطالعہ کیجئے۔ اس دور میں جبکہ یہ برائیاں عام ہوتی جا رہی ہیں، ... اس کا مطالعہ ... تاکہ نوجوان طبقہ ان بیماریوں سے محفوظ رہے۔

قیمت انتہائی مختصر ۵۰/-

## اسلام اور اہلحدیث۔

کیا اسلام اور اہلحدیث کا مذہب الگ ہے کیا اہلحدیث بھی کوئی فرقہ ہے۔ اسلام میں فرقہ بندی کیوں ہوئی اور اس جماعت کو کتنا نقصان پہنچا۔ نیز اہلحدیث کس کو کہتے ہیں۔ اہلحدیث کی مسلک کیا ہے اگر آپ کو اہلحدیث کا تعارف حاصل کرنا ہے اور دوسروں کو کرانا ہے تو اس کتاب کا ضرور مطالعہ کیجئے اور کرائیے۔

قیمت صرف ۲۵/-

## مدرسہ عربیہ انوار العلوم موضع الور کے جشن سنگ بنیاد کے موقع پر عظیم الشان

### دو روزہ دینی تبلیغی اجلاس

۲۷، ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو بروز جمعرات وجمعہ مولانا نذیر احمد مرحوم کے آبائی وطن موضع الور میں مدرسہ عربیہ انوار العلوم کے شعبۂ عربی کی نئی درسگاہ کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ تمام مسلمانوں سے پرزور اپیل ہے کہ اس بابرکت اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر علمائے کرام کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہوں نیز شعبۂ عربی کے جشن تاسیس میں بھرپور حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اس موقع پر ملک کے مندرجہ ذیل جلیل القدر اور مشاہیر علماء تشریف لا رہے ہیں (۱) ڈاکٹر سید عبدالحفیظ صاحب سلفی صدر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ہند (۲) مولانا شمس الحق صاحب شیخ الحدیث الجامعۃ السلفیہ بنارس (۳) مولانا مختار احمد صاحب ندوی صدر جمعیۃ اہلحدیث بمبئی ضلعی (۴) مولانا عبدالحمید صاحب رحمانی فاضل مدینہ یونیورسٹی (۵) مولانا حکیم عبیداللہ صاحب رحمانی سابق پرنسپل طبیہ کالج کشمیر (۶) مولانا علی احمد صاحب بنارسی (۷) مولانا عبدالقیوم صاحب رحمانی مفسر قرآن (۸) مولانا مبارک حسین صاحب گونڈوی (۹) مولانا سید عبدالاول صاحب بستوی

مولانا مرحوم کے تلامذہ اور عقیدتمندوں سے شرکت کی پرزور استدعا ہے

نوٹ:- باہر سے آنے والے حضرات سٹھیاؤں SATHIAON ریلوے اسٹیشن کا ٹکٹ لیں۔

(الداعین) اراکین مدرسہ عربیہ انوار العلوم الور اعظم گڑھ۔ یوپی

## ضرورت مولوی

شمس العلوم اسلامی جونیر ہائی اسکول تامڈہ و جوہند بیری کے لئے ایک ایسے عالم کی ضرورت ہے جو قرآن شریف اور دینیات پڑھا سکے نیز امامت وخطابت بھی کر سکے قیام وطعام کے علاوہ مبلغ ایک سو پچاس ...

## من جملۂ منکرات بقیہ صـ۲

ایک مسلمان کو دکھ پہنچتا ہے تو بعض مسلمانوں کو اس سے خوشی ہوتی ہے اور کسی مسلمان کو فائدہ وخوشی حاصل ہوتی ہے تو بعض مسلمانوں کو اس سے دلی رنج ہوتا ہے۔

شیخ زمانہ میں کہ ہم بہت سے لوگوں کو دیکھتے ہیں جن کی معاشرے میں بڑی حیثیت ہے یا ان کو کوئی عہدہ ملا ہوا ہے اور وہ اس بات پر قادر ہوتے ہیں کہ وہ اپنے عہدے اور اپنی شخصیت کے زور سے بندگان خدا کو فائدہ پہنچائیں۔ حاجتمندوں کی حاجت روائی کریں کسی مصیبت زدہ کی مصیبت دور کریں مگر وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ کوئی ضرورتمند ان سے مدد حاصل کرنے آتا ہے اور مدد کرنے کی التجا کرتا ہے تو اس سے وہ اذیت محسوس کرتے ہیں اور اگر مدد بھی کرتے ہیں تو اپنا کوئی ذاتی مفاد ڈھونڈ لیا کرتے ہیں۔ محض اللہ کی رضا کے لئے مدد کرنے کا ان میں جذبہ نہیں ہوتا۔ طبرانی نے اوسط میں حضرت حذیفہؓ کی یہ حدیث ذکر کی ہے کہ جو شخص مسلمانوں کے کام کو اہمیت نہیں دیتا وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے اور جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے دل میں اللہ کے لئے اس کے رسول اور اس کی کتاب اور ائمۂ مسلمین کی خیر خواہی کا جذبہ نہیں ہے تو وہ مسلمانوں میں سے نہیں۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کا مددگار ہوتا ہے جو اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا ہے (مسلم) (جاری)

## ہمارا دورۂ جنوبی ہند بقیہ صـ۹

حاجی صاحب موصوف نے وہ مسجد اہل حدیث تعمیر کی تھی جس کا ذکر ابھی گزرا اور جس کے خطیب کسی وقت ہمارے بزرگ جناب شیخ عمر زوی تھے اور جس پر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ جماعت اسلامی کے لوگوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور شیخ عمر کا داخلہ اس میں بند کر دیا مگر کچھ ہی عرصہ بعد ان کا عمل دخل ختم ہو گیا اور مسجد کی سابقہ تولیت بحال ہو گئی۔ ہم نے اس قبضہ و بحالی کی روداد سنی تو ہمیں بیساختہ مدرسہ سراج العلوم جھنڈا نگر یاد آ گیا جو کسی وقت اسی طرح کے حالات سے گزر رہا تھا۔ (باقی آئندہ)

صحت کا محافظ

نورانی تیل

درد، چوٹ، زخم، جلنے کٹنے کی مشہور عام دوا

جعلی نقلی سے ہوشیار رہیں۔ اصل کی پہچان ...

انڈین کیمیکل کمپنی

متوناتھ بھنجن یوپی

لکھنؤ کے مشہور عطریات

عطر زعفرانی

حنا

عطر شمامۃ العنبر

عبدالحفیظ محمد یوسف تاجران عطر

پوسٹ بکس نمبر ... اکبری گیٹ نادان محل روڈ لکھنؤ

ہر قسم کے جسمانی درد، چوٹ، زخم، موچ، جلنے، کٹنے، دمہ اور کھانسی کا فوری علاج ہے۔ اس کی مسلسل مالش کمزور ہڈیوں کو تندرست و توانا بناتی ہے۔

ہند تیل

تیار کنندہ ہند کیمیکل ورکس۔ متوناتھ بھنجن یوپی

## زر تعاون

- سالانہ ۱۰/۰۰
- ششماہی ۵/۰۰
- فی پرچہ ۰/۵۰

۴۳۱۸ پرسیل سٹریٹ صدر بازار دہلی